بسم اللہ الرحمن الرحیم

❁❁❁ توجہ فرمائیں! ❁❁❁

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❋❋❋ تنبیہ ❋❋❋

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبرشمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	6
2	اِصْطَلاحَاتُ الْحَدِيْثِ	اصطلاحات حدیث	15
3	قَبْلَ الْمَرَضِ	بیماری سے پہلے	18
4	بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِيَادَةِ	بیماری اور بیمار پرستی کے مسائل	19
5	بَابُ الْمَوْتِ وَالْمَيِّتِ	موت اور میت کے مسائل	36
6	بَابُ التَّعْزِيَةِ	تعزیت کے مسائل	51
7	بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ	غسل میت کے مسائل	56
8	بَابُ التَّكْفِيْنِ	کفن کے مسائل	61
9	بَابُ الْجَنَازَةِ	جنازہ کے مسائل	66
10	بَابُ صَلاةِ الْجَنَازَةِ	نماز جنازہ کے مسائل	70
11	بَابُ التَّدْفِيْنِ	تدفین کے مسائل	80
12	بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ	زیارت قبور کے مسائل	92
13	بَابُ اِيْصَالِ الثَّوَابِ	ایصال ثواب کے مسائل	114

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

انسانی زندگی میں پیدائش اور موت دونوں ہی بڑی اہمیت کے حامل واقعات ہیں۔ پیدائش کے مقابلے میں موت کے اثرات کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔موت سے پہلے ہی بیماری کی حالت میں شرکیہ رسومات اور بدعات کا ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔

غور فرمایئے ! انسان جب بستر مرگ پر ہوتا ہے تو سارے گھر میں عجیب سی نفسیاتی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ تیمارداری کرنے والوں کا احساس ناکامی، تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی، اپنے بال بچوں سے ہمیشہ ہمیشہ جدائی کا المناک تصور، موت کا خوف اور گھبراہٹ، موت کے تمام تر آثار وقرائن کے باوجود نہ تو لواحقین اپنے بیمار کو اس دنیا سے رخصت کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی مریض اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔امید وبیم کی اس کشمکش میں لواحقین اور مریض ہر وہ جتن کر گزرنے پر تیار ہوتے ہیں جو اس وقت کوئی حکیم یا جوگی، پیر یا سادھو، عالم یا جاہل بتائے۔موت کے اس جان گسل مرحلے میں شیطان انسان کو شرک و بدعت کے تمام راستے (شرکیہ دم جھاڑ، تعویذ گنڈے، ٹونے، ٹوٹکے، مزاروں سے خاک شفا حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، فوت شدہ بزرگوں کے ناموں کی نذریں، نیازیں دینا اور منتیں ماننا اور چڑھاوے چڑھانا وغیرہ) دکھا دیتا ہے، جنہیں اپنے ضعیف ایمان اور کمزور عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت بآسانی اختیار کر لیتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد تعزیت کا مرحلہ آتا ہے، مرنے والے کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے جذبات کو بے قابو کر دیتا ہے، انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر بھی شیطان انسان کے دین وایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں (رونے پیٹنے، نوحہ و ماتم کرنے، کپڑے پھاڑنے، بال نوچنے، سینہ کوبی کرنے، چہرے پر ہاتھ مارنے، سیاہ لباس پہننے وغیرہ) پر لگا دیتا ہے۔ تعزیت کے لئے مسلسل کئی کئی ہفتے خصوصی اجتماعات (متام یا پھوڑی ڈالنا) کا اہتمام کرنا بھی اسی قسم کی جاہلانہ رسومات سے ہے۔

تعزیت کے بعد تعزیت سے بھی اہم مرحلہ ایصال ثواب کا ہے۔ ہر مسلمان مرد یا عورت، عالم ہو یا جاہل یہ عقیدہ بہر حال رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزا یا سزا ضرور ملتی ہے، لہٰذا ہر آدمی اپنے فوت شدہ اعزّہ کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاشرے اور ماحول میں ایصال ثواب کے لئے جو کچھ ہوتا دیکھتی ہے اسے کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مثلاً رسم قل، رسم فاتحہ، رسم سوئم، ساتوں، دسواں، گیارھواں، بیسواں، چالیسواں، میت کے گھر بڑے کھانے کا اہتمام، قرآن خوانی کا اہتمام، برسی منانا، قبر پر کھانا یا مٹھائی وغیرہ لے جا کر تقسیم کرنا وغیرہ، کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ان تمام مروجہ اعمال وافعال کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں یا یہ تمام افعال محض جہالت، عجمی تصورات اور ہندوانہ رسومات سے متاثر ہو کر ہم نے اختیار کر رکھے ہیں۔ ایصال ثواب کے یہ طریقے اپنا کر لواحقین اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مرنے والے کے ساتھ اپنے تعلق، محبت اور عقیدت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو جاتا ہے کہ کم از کم سال بھر کے لئے تو ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو ہی گئے ہیں۔

سب سے آخر میں زیارت قبور کا مرحلہ آتا ہے، قبروں پر مزار اور قبے تعمیر کرنا، عرس اور میلے لگانا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، قبر کے نزدیک یا دُور باادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، قبر پر جھکنا، سجدہ کرنا، قبر یا مزار کو بوسہ دینا، قبر یا مزار کا طواف کرنا، قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا، اہل قبور کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات پیش کرنا، انہیں حاجت روا سمجھ کر مرادیں مانگنا، نیز ان سے دعا کی درخواست کرنا، یہ وہ سارے غیر مسنون افعال ہیں، جن کا تعلق زیارت قبور سے ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی کثیر تعداد ثواب اور اجر کی نیت سے انہیں کئے جا رہی ہے۔ زیارت قبور کے سلسلے میں اس افسوسناک حقیقت سے کون واقف نہیں کہ وطن عزیز کے صوبہ سندھ میں ''لواری'' کے مقام پر ایک مزار ایسا بھی ہے جہاں سال بہ سال حج ادا کیا جاتا ہے۔ مزار کا طواف کرنے کے بعد باقاعدہ قربانی دی جاتی ہے۔❶ یہ ''اعزاز'' بھی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی دنیا کی واحد ریاست ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کو حاصل ہے کہ اس کے ایک شہر پاکپتن (ضلع ساہیوال) میں ایسا مزار بھی موجود ہے جہاں اللہ کے ایک نیک اور صالح بندے کی قبر پر مزار کے ساتھ بہشتی دروازہ (باب جنت) تعمیر کیا گیا ہے جو سال بہ سال زائرین کے لئے کھولا جاتا ہے، ایک طرف نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف جنت کی ضمانتیں مہیا فرمائی جاتی ہیں۔ عام آدمی سے لے کر امراء اور وزراء تک سب کے سب آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھوں سے دین و دنیا کی دولت اس ایمان اور یقین کے ساتھ لٹاتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے ''باب جنت'' سے گزر کر واقعی اللہ کی جنت حاصل کر لی ہے۔

زیارت قبور کا ایک اور المناک پہلو یہ ہے کہ اللہ کے وہ نیک اور متقی بندے جو ساری عمر مخلوق خدا کو اسلامی طریقوں کے مطابق پاک صاف اور ستھری زندگیاں بسر کرنے کی تعلیم دیتے رہے، لوگوں کو شرم و حیا، عصمت و عفت کا درس دیتے رہے، انہیں کے مرقدوں اور مزاروں کو آج منشیات کے کاروباری مراکز اور فحاشی و بے حیائی کے اڈے بنا دیا گیا ہے۔ پاکستان کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں مزاروں اور خانقاہوں پر جنم لینے والی داستانیں سنیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لوگ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں، لیکن ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کا یہ عالم ہے کہ پھر بھی ''ثواب دارین'' حاصل کرنے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جنازے کے مسائل میں دین کے نام پر شامل کئے گئے رسم و رواج، بدعات اور شرک کی کتنی چھوٹی بڑی پگڈنڈیاں مل کر شرک کی عظیم شاہراہ تعمیر کر دیتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین میں رائج تمام تر شرک و بدعت میں سے نوّے فیصد کا تعلق صرف جنازے کے مسائل سے ہے، تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ شرک کی مذمت میں قرآن مجید اور ذخیرہ احادیث بھرا ہوا ہے۔ چند قرآنی

❶ کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے اس پر پابندی لگا دی تھی لیکن نظام جاہلیت کے محافظوں اور علمبرداروں نے اس کے خلاف عدالت میں رٹ دائر کر رکھی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

① سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ ﴾ (72:5)

''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

② سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ (48:4)

''اللہ کے ہاں شرک کی کوئی بخشش نہیں اس کے علاوہ اور سب کچھ معاف ہوسکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔''

③ سورۃ الزمر میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (65:39)

''اے نبی! اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا ضائع ہوجائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔''

④ سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴾ (213:26)

''اے نبی! اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہوجاؤ گے۔''

⑤ سورۃ التوبہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴾ (113:9)

''نبی اور اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انہیں معلوم ہوچکا ہے کہ مشرک جہنمی ہیں۔''

⑥ صحیح بخاری ومسلم کی ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا هُنَّ ؟ قَالَ ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلاَّ بِالْحَقِّ وَ اَكْلُ الرِّبٰوا وَ أَكْلُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلّٰی يَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(لوگو!) سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ سات باتیں کون سی ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② جادو کرنا ③ ناحق کسی جان کو قتل کرنا ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال (ناجائز طریقے سے) کھانا ⑥ میدان جنگ سے بھاگنا ⑦ ایماندار، پاکدامن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔''

⑦ مسند احمد کی ایک حدیث میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وصیت فرمائی کہ:

((لاَ تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ اِنْ قُتِّلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ))

''اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔''

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صرف شرک ہی وہ واحد گناہ ہے جو اللہ کے نزدیک ناقابل معافی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دوٹوک فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس کے مرتکب پر جنت حرام ہے اور مشرک کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے۔ سارے قرآن مجید میں اتنی شدید تنبیہ کسی دوسرے گناہ کے بارے میں نہیں آئی کہ براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمادیا گیا ہو ''اے نبی! اگر تم بھی شرک کے مرتکب ہوئے تو تمہارے سارے کے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور ہماری سزا سے نہ بچ سکو گے۔'' اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ تمام مسلمانوں کو مشرک کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش تک کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو دنیا و آخرت میں ہلاک کرنے والی باتوں میں سے شرک کو سرفہرست شمار فرمایا اور اپنے صحابی کو اس بات کا حکم دیا کہ قتل ہونا یا آگ میں جل جانا برداشت کر لینا، لیکن شرک کے قریب بھی نہ جانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مکی یا مدنی زندگی کے کسی بھی موقع پر شرک کے معاملے میں معمولی سے معمولی مداہنت بھی گوارا نہیں فرمائی۔ مکی زندگی میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انتہائی کٹھن اور جان لیوا آزمائشوں سے گزر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایسی حکومت کی قیادت سنبھالنے کی پیش کش کو یکسر ٹھکرا دیا، جو نظام شرک کی بنیاد پر قائم تھی اور جسے قریش مکہ شرک کی بنیاد پر ہی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایک طویل اور صبر آزما جدو جہد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جو خالص نظام توحید پر قائم تھی، جس میں رسول اکرم ﷺ کو یہ طاقت اور قوت حاصل تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سارے عالم عرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جاؤ کہیں بھی تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اونچی قبر دیکھو اسے زمین کے برابر کر دو۔ (احمد، مسلم، ترمذی وغیرہ)

مکی زندگی میں ہی جب رسول اکرم ﷺ کو مصالحت کی غرض سے پیش کش کی گئی کہ ایک سال آپ (ﷺ) ہمارے معبودوں کی عبادت کر لیا کریں اور ایک سال ہم آپ (ﷺ) کے معبود کی عبادت کر لیا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دوٹوک اور واضح اعلان کروا دیا:

﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَا اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ ○ وَ لَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ○ وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○﴾

''اے محمد! کہہ دیجئے ایک الٰہ کی بندگی سے انکار کرنے والو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔''

9 ہجری میں طائف سے بنو ثقیف کا وفد قبول اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوا تو یہ شرط پیش کی کہ اگر تین سال تک ہماری امیدوں، حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے مرکز ''لات'' کو نہ توڑا جائے تو ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی یہ شرط کسی قیمت پر قبول نہ فرمائی بلکہ وفد کے ایمان لانے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے وفد کے ساتھ ہی جناب سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرما دیا کہ جاؤ سب سے پہلے ان کا بت توڑ کر آؤ۔ ایمان کے ضعف اور عقیدے کے بگاڑ کی انتہا ملاحظہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کہ طائف پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کے نمائندے بت توڑنے لگے تو سارے شہر کے بچے، بوڑھے، عورتیں اور مرد اُمنڈ کر جمع ہو گئے کہ دیکھیں ان لوگوں پر کیسے اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مشرکین طائف کی پرستش اور پوجا کے مرکز، نذریں، نیازیں اور چڑھاوے وصول کرنے والا معبود، توحید پرستوں کی ضربوں سے ریزہ ریزہ ہوتا رہا، دیکھنے والے حیران وششدر ہوتے رہے اور نظام توحید کے علمبردار اپنا فرض ادا کر کے خدمت اقدس میں واپس تشریف لے گئے۔

دراصل دین اسلام میں عقیدہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام اعمال کی جزا اور سزا کا انحصار ہے۔ اگر عقیدہ شرک سے پاک اور صاف ہے تو اعمال کی کوتاہیوں اور لغزشوں کی بخشش اور معافی کی پختہ امید رکھنی چاہئے، لیکن اگر عقیدے میں شرک کی آمیزش ہے تو پھر پہاڑوں کے برابر نیکیاں بھی کسی کام نہیں آئیں گی۔

ہمارے معاشرے کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو محض جہالت اور غلط راہنمائی کی وجہ سے شرکیہ افعال کارِ ثواب سمجھ کر کر رہی ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو معاشرے کے رسم و رواج، آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور خاندانی عادات کی بوجھل زنجیروں میں جکڑے ہوئے بادل نخواستہ اس راستے پر چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان زنجیروں کو کاٹ پھینکا جائے لیکن انہیں کہیں سے راہنمائی میسر نہیں آتی۔ جہالت کے اندھیروں سے وہ نکلنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

کچھ یہی حال ان دینی جماعتوں کا بھی ہے جو وطن عزیز میں اس وقت نفاذ اسلام یا اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد فرما رہی ہیں۔ بعض جماعتیں اپنے عقیدے کے بگاڑ کی وجہ سے خود شرک میں مبتلا ہیں۔ بعض جماعتیں سیاسی مصلحتوں کی خاطر اس مسئلے سے دامن بچا کر چلنے میں ہی اپنی کامیابی سمجھتی ہیں۔ بعض جماعتیں ویسے ہی شرک کو دوسرے یا تیسرے درجہ کا گناہ سمجھتی ہیں اور بعض جماعتیں اپنے اندرونی انتشار کے باعث اس اہل، نظر نہیں آتیں کہ وہ خالص توحید کی بنیاد پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ اسلامی انقلاب کے لئے پاک سرزمین کی تاریخ کسی ایسے رجل رشید کی منتظر ہے جو جہاد کے ذریعے خالص نظام توحید کی بنیاد پر انقلاب برپا کرنے کا علمبردار ہو۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت حال میں قرآن وسنت کے علمبرداراور شرک و بدعت سے بیزار نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیۓ اور یہ پختہ عہد کرنا چاہیۓ کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں، گھر بار ہو یا حلقہ احباب، اتباع سنت کی شمع روشن کریں گے، سنت رسول ﷺ کا چلن عام کریں گے اور اس کے مقابلہ میں معاشرے کے بنائے ہوئے رسم ورواج، خاندانوں کی بنائی ہوئی روایات، آباؤاجداد کی اختیار کی ہوئی جاہلانہ عادات، علمائے سوء کی بنائی ہو بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات کا لمحہ بھر کے لئے بھی ساتھ نہیں دیں گے۔

اتباع سنت کی دعوت دینے والوں کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہیۓ کہ اولاً آج کا زمانہ بیس یا تیس سال قبل کے زمانہ سے بہت مختلف ہے۔ تعلیم نے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز بدل دیئے ہیں، روشن خیالی پیدا ہوئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ اتباع سنت کا موقف اس قدر جاندار اور مدلل ہے کہ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ذہن رکھنے والے ہر پڑھے لکھے مسلمان کے دل و دماغ میں فوراً اتر جاتا ہے، لہٰذا زندگی کے ہر معاملے میں ہر جگہ اتباع سنت کی دعوت پورے اعتماد اور پوری قوت کے ساتھ سر اونچا کر کے دیجئے کہ فقط یہی دین حق ہے۔

﴿ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُوْنَ۝ ﴾(30:30)

''یہی سیدھی راہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

○○

کتبِ اشاعت حدیث کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کتب نہ تو کسی خاص مکتبِ فکر یا کسی خاص مسلک یا کسی خاص فقہ کی نمائندہ کتب ہیں جن میں اپنی پسند یا ناپسند کی احادیث جمع کی گئی ہوں نہ ہی یہ بحث ومناظرے اور فلسفے کی کتب ہیں جن میں تاویلات اور توجیہات کے سہارے مسائل کشید کئے گئے ہوں نہ ہی ان کا انداز فزکس، الجبرے اور جیومیٹری کے مسائل کا ہے کہ تطبیقات کے ذریعے مطلوبہ مسائل حل کئے گئے ہوں بلکہ یہ کتب صحیح احادیث پر مشتمل سنت رسول ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سادہ اور عام فہم مجموعہ ہیں، جن میں درج شدہ احادیث کو پڑھ کر ایک عام پڑھا لکھا آدمی بآسانی دینی مسائل سمجھ سکتا ہے۔ وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت ہے ''مسنون ہے'' کے الفاظ میں، اور وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے "غیر مسنون ہے" کے الفاظ میں درج کر دیا گیا ہے۔ چونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کا قول وفعل اور اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا عمل ہی دین حق کا اصل معیار ہے، لہٰذا بعد کے اختلافی مسائل اور مباحث میں پڑنے سے ہم نے گریز کیا ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے پیش نظر ہر موضوع سے متعلق "غیر مسنون امور" باب کے آخر میں یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

صحتِ احادیث کے معاملے میں اتنی وضاحت ہی کافی ہے کہ اہل سنن کی روایت کردہ معروف حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدُ وَالسُّرُجُ " حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور قبروں پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔" محض اس لئے شامل نہیں کی گئی کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ ساری کتاب میں صحیح اور حسن درجہ کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی حدیث ضعیف ہو تو براہ کرم ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر سکیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اصطلاحاتِ حدیث کی تعریف کے اختصار اور مزید اقسام کی طرف توجہ دلائی ہے جو بالکل مناسب ہے، لیکن اس ایک صفحے کے مختصر نقشہ سے ہمارا مقصد اصطلاحاتِ حدیث کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ عام پڑھے لکھے حضرات جو علم حدیث سے لاعلمی کے باعث ہر حدیث کو بلا تعامل ضعیف کہہ دیتے ہیں کے ذہنوں سے یہ تاثر دور کرنا مقصود ہے کہ علم حدیث کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس پر بات کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں۔ محدثین کرام رحمہم اللہ کا احادیث قبول کرنے کے لئے شرائط مقرر فرمانا۔ حدیث کے راویوں کے حافظے، تقویٰ، دیانت، صداقت اور عقیدہ کی کڑی چھان پھٹک کر کے حدیث کو مختلف اقسام میں تقسیم فرمانا حدیث بیان کرتے ہوئے مختلف مواقع کے لئے مختلف الفاظ مثلاً حَدَّثَنَا ، اَخْبَرَنَا ، اَنْبَانَا وغیرہ استعمال فرمانا، کتب احادیث کی الگ الگ اصطلاحات وضع فرمانا، یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ خود محدثین کرام حدیث کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے، کجا کہ ایک عام آدمی بلا سوچے سمجھے ہر بات کو حدیث کہہ کر بیان کر دے یا حدیث کو فوراً ضعیف کہہ کر مسترد کر دے۔ دیئے گئے مختصر نقشہ سے الحمد للہ! یہ مقصد پوری طرح حاصل ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے کے بعض مسائل بڑے ہی نازک اور حساس تھے۔اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میری تمام تر علمی وعملی کم مائیگی کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے۔آمین!

علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ متنِ حدیث، صحتِ حدیث، ترجمہ یا مسائل میں کسی بھی جگہ کوئی غلطی ہو تو براہ کرم! ضرور مطلع فرمائیں۔ان شاءاللہ! اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

کتاب کی نظر ثانی والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب (مرحوم) نے فرمائی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کتاب کے بہترین پہلوؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کے اجر وثواب میں میرے والدین محترمین اور ان کے والدین محترمین کو بھی شامل فرمائے۔آمین!

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت حدیث کی خدمت کا یہ سلسلہ مزید محنت اور خلوص سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور کتب احادیث کو عوام الناس کے استفادہ کا ذریعہ بنا کر ان تمام حضرات کی بخشش کا سبب بنائے جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○﴾

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنه

جامعه ملك سعود ، الرياض

المملكة العربية السعودية

28رمضان المبارك، 1406هـ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْـــــلَ الْمَـــــرَضِ

بیماری سے پہلے

مَسئلہ 1 صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جاننا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِیْ فَقَالَ : ((كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَ خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَ مِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا ”عبداللہ! دنیا میں مسافر یا راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزارو۔“ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے ”اگر شام کرلو، تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اگر صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 2092
❷ مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث 2091

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ الْمَـــرَضِ وَالْعِـــيَادَةِ

بیماری اور بیمار پرسی کے مسائل

مَسئلہ 2 مریض کی عیادت نہ کرنے والے سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الـلّٰـهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْـقِيَـامَةِ يَـا ابْـنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ ، قَالَ يَا رَبِّ !كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْـعٰـلَـمِيْـنَ ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِیْ فُلاَ نًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ ، يَاابْنَ آدَمَ اَسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! كَيْفَ أُطْـعِـمُكَ وَ أَنْـتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلاَنٌ فَلَمْ تُـطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ ، يَا ابْنَ آدَمَ أَسْتَسْقَيْتُكَ فَـلَـمْ تَسْـقِنِیْ ، قَالَ : يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلاَنٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ أَمَا أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ایک آدمی سے) سوال کرے گا ''اے ابن آدم! میں بیمار ہوا، تو نے میری بیمار پرسی کیوں نہ کی؟'' ابن آدم عرض کرے گا ''اے میرے رب! تو رب العالمین ہے، تیری بیمار پرسی کا کیا مطلب؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے، لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا، تو مجھے (یعنی میری رحمت) اس بیمار بندے کے پاس پاتا۔'' (ایک دوسرے آدمی سے سوال ہوگا) ''اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا؟'' ابن آدم عرض کرے گا ''اے میرے رب! تو

❶ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 1465

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین ہے، میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا'' کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھلایا تو اسے کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے حاصل کر لیتا۔'' (ایک اور آدمی سے پوچھا جائے گا) ''اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔'' ابن آدم عرض کرے گا ''اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہ پلایا، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب مجھ سے پالیتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 3 مریض کی عیادت کا ثواب۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ مَنْ أَتٰى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشٰى فِيْ خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ اِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے، تو اس کے پاس پہنچنے تک مسلسل جنت کے راستے پر چلتا رہتا ہے۔ پھر جب بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر (عیادت کا وقت) صبح کا ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 4 غیر مسلم کی عیادت کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ غُلاَمًا لِيَهُوْدٍ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ ((أَسْلِمْ)) فَأَسْلَمَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے (دوران عیادت) آپ ﷺ نے اسے کہا

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1183
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 679

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان ہو جا۔''تو وہ مسلمان ہو گیا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 5 بیمار کی عیادت کے وقت درج ذیل الفاظ سات مرتبہ کہنے مسنون ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ ، فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مِرَارٍ : أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ ، اِلاَّ عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جب کوئی شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرے اور سات مرتبہ یہ کلمات کہے''میں عرش عظیم کے مالک بزرگ و برتر اللہ کی ذات سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں،۔''تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ ہو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 6 بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہیں نکالنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ قَالَ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ ، قَالَ ((لاَ بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ لَهٗ ((لاَ بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) قَالَ : قُلْتُ طَهُوْرٌ ، كَلاَّ بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ أَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَنَعَمْ إِذًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بدّو کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے ''فکر نہ کر یہ بیماری تمہیں گناہوں سے ان شاءاللہ پاک کر دے گی۔''چنانچہ آپ ﷺ نے اس بدو کی بھی (عیادت کے وقت) فرمایا''فکر نہ کر یہ بیماری تمہیں ان شاءاللہ! گناہوں سے پاک کر دے گی۔''بدو نے کہا''آپ ﷺ کہتے ہیں گناہوں سے پاک کر دے گی، ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار تو بوڑھے کھوسٹ پر جوش مارتا ہے یا زور مار رہا ہے، جو اسے قبر تک پہنچا کر ہی چھوڑے گا۔'' تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا''اچھا تو ایسے ہی سہی۔''اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2663
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1511

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 7 بیمار پرسی کے وقت مریض کے پاس تسلی اور حوصلہ دلانے والی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلاَ ئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم مریض کے پاس یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 8 بیماری کو برا نہیں کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 9 بیماریاں اور تکلیفیں مسلمانوں کو گناہوں سے پاک کرنے اور درجات بلند کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ مَرْضِهِ فَمَسَسْتُهُ وَ هُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ : اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ ، قَالَ ((أَجَلْ وَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى ، اِلاَّ حَاتَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ شدید بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے عرض کیا ''آپ کو شدید بخار ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں! جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح (خزاں رسیدہ) درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 402
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1953

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 10 بیماری کے دوران بیمار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((خَمْسُ دَعْوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰی یَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰی یَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِیْضِ حَتّٰی یَبْرَأَ وَ دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ وَ أَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’پانچ (آدمیوں کی) دعائیں قبول کی جاتی ہیں (1) مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدلہ لے لے (2) حاجی کی دعا یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے (3) مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو جائے (4) مریض کی دعا یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے (5) بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔‘‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ان تمام دعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔‘‘ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 11 علاج کرانا سنت ہے، لیکن علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَتِ الْأَعْرَابُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَلَا نَتَدَاوٰی؟ قَالَ ((نَعَمْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً ۔ أَوْ قَالَ دَوَاءً ۔ إِلَّا دَاءً وَّاحِدًا)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا هُوَ؟ قَالَ ((اَلْهَرَمُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض بدوؤں نے عرض کیا ’’یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم علاج کروائیں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ہاں! اللہ کے بندو علاج کراؤ، اللہ نے کوئی ایسی بیماری

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1951
❷ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2660
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1660

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا نہیں فرمائی جس کی شفا یا فرمایا دوا نہ ہو، سوائے ایک بیماری کے۔'' لوگوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''بڑھاپا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ ؓ أَنَّ طَبِیْبًا سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ یَجْعَلُهَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِیُّ ﷺ ((عَنْ قَتْلِهَا)) ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❷ (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کا مسئلہ پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے (اور دوا میں ڈالنے سے) منع فرمایا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَیْدِ الْجُعْفِیَّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ کَرِهَ اَنْ یَصْنَعَهَا فَقَالَ : اِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ ، فَقَالَ ((اِنَّهُ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَ لٰکِنَّهُ دَاءٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے استعمال سے منع فرمایا، اس کا بنانا ناپسند فرمایا۔ حضرت طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں دوا تیار کرنے کے لئے شراب بناتا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 12 رسول اللہ ﷺ نے بخار کا علاج ٹھنڈے پانی سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَلْحُمّٰی کِیْرٌ مِنْ کِیْرِ جَهَنَّمَ فَنَحُّوْهَا عَنْکُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹ (صحیح)

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحدیث 1667
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2660
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1279
❹ صحیح سنن ابی ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2799

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بخار جہنم کی بھٹی میں سے ایک بھٹی ہے، اسے ٹھنڈے پانی سے ختم کرو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 13 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دل کے مریضوں کے لئے حریرہ تجویز فرمایا کرتے تھے۔

عَـنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تلبینہ دل کے مریضوں کے لئے راحت بخش ہے اور غموں کو ہلکا کرتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : چھانے بغیر ''جو'' کے آٹے کا حلوہ تلبینہ یا حریرہ کہلاتا ہے۔

مَسئلہ 14 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ میں عود ہندی استعمال کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلاَمَهْ تَـدْغَـرْنَ اَوْلاَدَكُـنَّ بِهٰذَا الْعِلاَقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتی ہو، تمہیں عود ہندی استعمال کرنا چاہئے۔ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ حلق کی بیماری کے لئے اسے ناک میں ڈالنا چاہئے جبکہ ذات الجنب کے لئے منہ میں چبانا چاہئے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 15 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دردِ شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا علاج پچھنے لگوا کر کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فِيْ رَأْسِهٖ مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1471
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1477
❸ کتاب الطب ، باب الحجم من الشقیقة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں دردِ شقیقہ کی وجہ سے پچھنے (سوئی، استرا یا بلیڈ وغیرہ سے خون نکالنا) لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 16 عرق النساء (جوڑوں کا درد) کا علاج۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَا أَلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلاَثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عرق النسا کا علاج جنگلی بکری کے سرین (چوتڑ یا چوکلا) میں ہے۔ اسے اچھی طرح گلایا جائے پھر اس کے تین حصے کئے جائیں اور ہر روز نہار منہ ایک حصہ پیا جائے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 17 خون روکنے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے ٹاٹ کی راکھ استعمال فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمَجَنِّ ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لاَ يَزِيْدُ الدَّمَ اِلاَّ كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اُحد کے دن) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ڈھال سے زخم پر پانی ڈال رہے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے، تو ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر جلایا اور اسے زخم پر جما دیا، تو خون بند ہو گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 18 نبی اکرم ﷺ نے دل کے لئے عجوہ کھجور تجویز فرمائی نیز عجوہ کھجور (مدینہ

❶ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2788

❷ کتاب المغازی ، باب ما اصاب النبی ﷺ من الجراح یوم احد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منورہ میں کھجور کی ایک خاص قسم) زہر اور جادو کا بھی علاج ہے۔

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَ لاَ سِحْرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص جس روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس روز وہ زہر اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 19 کلونجی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلاَّ السَّامَ)) وَالسَّامُ اَلْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ اَلشُّوْنِيْزُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''سیاہ دانے میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔'' سام کا مطلب ''موت'' ہے اور سیاہ دانہ سے مراد ''کلونجی'' ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 20 نبی اکرم ﷺ زخم کا علاج کرنے کے لئے مہندی استعمال فرماتے تھے۔

عَنْ سَلْمٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَوْلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ لاَ يُصِيْبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلاَ شَوْكَةٌ اِلاَّ وَضَعَ عَلَيْهِ الْحَنَّاءَ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

نبی اکرم ﷺ کی خادمہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی زخم آتا یا کانٹا چبھتا تو اس پر مہندی لگاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1905
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1483
❸ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2821

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 21 نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ کا علاج سینگی لگوا کر کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلٰی وِرْكِهٖ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهٖ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے کولہے پر سینگی لگوائی۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 22 بینائی تیز کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ سرخ سرمہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((عَلَيْكُمْ بِالْاَثْمَدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشِّعْرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ سرخ سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کیا کرو،اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور بال بڑھتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 23 اللہ تعالیٰ نے کھنبی کو آنکھوں کے لئے شفا بخش بنایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا : اَلْكَمْأَةُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِیَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❸ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھنبی کے بارہ میں کہا ''یہ زمین کی چیچک ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کھنبی تو ''من'' (بنی اسرائیل کے لئے آسمانی نعمت) کی قسم ہے۔اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر کا تریاق ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3282
❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2819
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1689

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 24 شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْد ﷺ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِ ﷺ فَقَالَ((اِنَّ اَخِیْ اِسْتَطْلَقَ بَطْنُہٗ)) فَقَالَ ((اِسْقِہِ عَسَلاً))فَسَقَاہُ ثُمَّ جَاءَ ہٗ قَالَ((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ سَقَیْتُہٗ عَسَلاً فَلَمْ یَزِدْہُ اِلاَّ اِسْتِطْلاَقًا؟))فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ((اِسْقِہِ عَسَلاً))فَسَقَاہُ ثُمَّ جَاءَ ہٗ فَقَالَ((یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ سَقَیْتُہٗ فَلَمْ یَزِدْہُ اِلاَّ اِسْتِطْلاَقًا؟)) قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ((صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اِسْقِہِ عَسَلاً)) فَسَقَاہُ فَبَرَأَ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''میرے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اسے شہد پلا'' اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے شہد پلایا ہے اس کے اسہال زیادہ ہو گئے ہیں'' ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسے شہد پلا'' اس آدمی نے بھائی کو پھر شہد پلایا وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس کے اسہال بڑھ گئے ہیں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسے شہد پلا'' چنانچہ اس نے پھر بھائی کو شہد پلایا اور اللہ نے اسے شفا دے دی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 25 زمزم کے پانی میں شفا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ)) ۔رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ❷ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 26 سنا اور زیرہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

عَنْ اُبَیِّ ابْنِ اُمِّ حَرَامٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((عَلَیْکُمْ بِالسَّنٰی

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1697

❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2784

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّنُّوْتِ فَاِنَّ فِیْهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلاَّ السَّامَ))۔رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابی بن ام حرام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''سنا اور زیرہ میں موت کے علاوہ ہر چیز کے لئے شفا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سنوت کا لفظ زیرہ اور پنیر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مَسئلہ 27 بیماری دور کرنے کے لئے ہاتھ میں کڑا، چھلا، منکا یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ اِلَيْهِ رَهْطٌ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَاَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوْا ((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَايَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَكْتَ هٰذَا ؟)) قَالَ ((اِنَّ عَلَيْهِ تَمِيْمَةً)) فَاَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَايَعَهُ وَقَالَ ((مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا تو انہوں نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نو آدمیوں کی بیعت تو لے لی ہے اور اس ایک آدمی کی بیعت نہیں لی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس نے تمیمہ (تعویذ، چھلا، منکا یا دھاگا وغیرہ) باندھا ہوا ہے۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اس کے بعد اس سے بیعت لی پھر ارشاد فرمایا ''جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 28 جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ))۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنے کے بارے

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2784
❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 492
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 3277

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ شیطانی فعل ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 29 شرکیہ کلمات سے پاک دم جائز ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ ﷛ قَالَ : كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ ((اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لاَ بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْ شِرْكٍ)) ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے وہ دم پڑھ کر سناؤ'' (سننے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 30 شرکیہ افعال سے بعض اوقات مشکلات اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

مَسئلہ 31 شرکیہ دم اور شرکیہ تعویذ کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 32 مسنون دم کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ))قَالَتْ ((قُلْتَ لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى فُلاَنَ الْيَهُوْدِيِّ يَرْقِيْنِيْ فَاِذَا رَقَانِيْ سَكَنَتْ)) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ((اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَاِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمْ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ)) يَقُوْلُ ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَائُكَ شِفَاءً لاَّ يُغَادِرُ سَقَمًا))۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم ٹونے اور تعویذ شرک ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا ''عبداللہ! تم یہ کیسے کہتے ہو؟ مجھے آنکھ

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1462

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3288

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شدید درد تھا۔فلاں یہودی جس کے ہاں ہمارا آنا جانا ہے،اس نے مجھے دم کیا اور مجھے آرام آ گیا۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''یہ آنکھ کی تکلیف شیطان کا کام تھا جو اپنے ہاتھ سے تیری آنکھ کو اذیت پہنچا رہا تھا، جب اس (یہودی) نے دم کیا تو شیطان باز آ گیا۔زینب! تجھے دم کرنے کے لئے وہ کلمات کافی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دم کے لئے یہ کلمات ارشاد فرماتے ''اے لوگوں کے رب !اس بیماری کو دور فرما،تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے،ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 بیمار آدمی پر دایاں ہاتھ پھیر کر اللہ سے شفا کے لئے مندرجہ ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اَتٰی مَرِیْضًا اَوْ اُتِیَ بِهٖ قَالَ ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَائُكَ شِفَاءً لاَّ یُغَادِرُ سَقَمًا))۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو فرماتے ''اے لوگوں کے رب!اس بیماری کو دور فرما،تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے،ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 برص،کوڑھ،دیوانگی اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرْصِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ))۔رَوَاهُ النَّسَائِیُّ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ! میں جنون،کوڑھ،برص اور بری بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1961
❷ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 5068

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ 35 جادو کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے معوذات پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

مسئلہ 36 دم کرتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ ۔مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ (جادو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 37 کسی جگہ درد ہو تو وہاں ہاتھ رکھ کر یہ مسنون دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ شَكَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِیْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِی تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ))۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد سے میرے جسم میں درد رہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ''جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا مانگو'' میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 نظر میں اثر ہے۔

مسئلہ 39 بری نظر سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل کلمات پڑھنے چاہئیں۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْعَيْنُ حُقٌّ وَلَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1704
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1447
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1454

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَ یَقُوْلُ ((اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لاَمَّۃٍ))۔رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ مانگتے اور فرماتے ”تم دونوں کا باپ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے پناہ مانگا کرتے۔ میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان، تکلیف دہ جانور اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کامل اور پر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اپنے لئے دعا مانگنے والے کو اَعِیْذُکُمَا کی جگہ اَعُوْذُ کہنا چاہئے۔

مَسئلہ 40 بیماری میں دم دوانہ کروانے اور محض اللہ پر بھروسہ کرنے کی فضیلت۔

عَنْ عَمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ((یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِی سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ)) قَالُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ، قَالَ ﷺ ((ھُمَ الَّذِیْنَ لاَ یَسْتَرْقُوْنَ وَلاَ یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ))۔مُتَّفِقٌ عَلَیْہِ ❷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میری امت سے ستر ہزار آدمی حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔“ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے، بُرا شگوان نہیں لیتے بلکہ (ہر معاملے میں) محض اللہ پر توکل کرتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 41 کسی بیمار یا مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا مانگنی چاہئے۔

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1418

❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 101

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ رَاٰیْ مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مصیبت زدہ (یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا ”اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“ وہ کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 42 زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَـنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَصْغَيْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ ، وَهُوَ مُسْنَدٌ اِلَیَّ ظَهْرَهُ فَسَمِعْتُهُ ، يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے پہلے میں نے جھک کر آپ ﷺ کی بات سنی اس وقت آپ ﷺ اپنی پشت کی ٹیک میرے ساتھ لگائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا دے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2729

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1705

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ الْمَـوْتِ وَالْمَيِّتِ

موت اور میت کے مسائل

مَسْئلہ 43 اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش رکھنی چاہئے۔

عَـنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهِ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهِ لِقَائَهُ)) ۔مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 44 موت سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَ الْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قَلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحیح)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دو چیزوں کو آدمی ناپسند کرتا ہے پہلی چیز موت حالانکہ موت مؤمن کے لئے فتنوں کے مقابلے میں بہتر ہے دوسری چیز مال کی کمی ہے حالانکہ مال کی کمی (قیامت کے روز) آسان حساب کا سبب بنے گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 45 موت کی آرزو کرنا ناجائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 2118
❷ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزی الثانی ، رقم الحدیث 813

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَ إِمَّا مَسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعْتِبَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی نیک آدمی ہے تو اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گنہگار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 46 شدید تکلیف میں موت کی آرزو کرنے کا طریقہ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((لاَ يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَلْيَقُلْ أَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی بھی آدمی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اس کے بغیر چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے ''یا اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے زندہ رہنے میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب وفات میں میرے لئے بھلائی ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 47 شہادت کی موت کے لئے آرزو اور دعا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اَحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اَحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اَحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❹

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1960
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1958
❸ کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة
❹ کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے "یا اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت کی موت نصیب فرما۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 48 موت کی تکلیف نا قابل بیان ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَ ذَاقِنَتِيْ فَلاَ أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے۔ بوقت وفات آپ ﷺ کی تکلیف دیکھنے کے بعد میں نے کبھی کسی کے بارے میں موت کی تکلیف کم ہونے کا تصور تک نہیں کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 49 موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔" اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 50 مرنے والے کے قریب بیٹھ کر لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے مرنے والے کو لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه کی تلقین کیا کرو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 51 موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش کی توقع غالب رہنی چاہئے۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، ، رقم الحدیث 1706
❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1877
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 453

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلاَثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ ((لاَ يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلاَّ وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''مرتے وقت انسان کو اللہ پر حسن ظن رکھنا چاہئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَابٍّ وَ هُوَ فِى الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ : وَاللّٰهِ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّىْ اَرْجُو اللّٰهَ وَ اِنِّىْ اَخَافُ ذُنُوْبِىْ ، فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَجْتَمِعَانِ فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطَنِ اِلاَّ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ آمَنَهٗ مِمَّا يُخَافُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ❷ (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا ''تم کیا محسوس کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم ! میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُر امید بھی ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حسبِ امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسبِ خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 52 مرتے وقت کلمہ پڑھنا باعث نجات ہے۔

مَسئلہ 53 ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهٖ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ❸ (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 455
❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول، رقم الحديث 785
❸ صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2673

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ 54 موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا ایمان کی علامت ہے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنِّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ❶ (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔'' اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کی موت فتنہ قبر سے نجات کا باعث ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اِلاَّ وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو اللہ اسے قبر کے فتنہ سے بچا لے گا۔'' اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : فوت شدہ آدمی کا مؤحد اور متبع سنت ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ 56 شہادت کی موت، قرض کے علاوہ باقی تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((یُغْفَرُ لِلشَّھِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلاَّ الدَّیْنَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 اچانک موت مومن کے لئے رحمت اور غیر مومن کے لئے عذاب ہے۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ

❶ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1724
❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 858
❸ مختصر صحیح مسلم، للالبانی ، رقم الحدیث 1048

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَسَفِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ❶ وَ زَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ)) ❷

حضرت عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اچانک موت غضب الٰہی کی پکڑ ہے۔'' اسے ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ''موت کا اچانک آنا، کافر کے لئے غضب الٰہی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے باعث رحمت ہے۔''

مَسئلہ 58 بری موت سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِی الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّیْ وَالْهَدَمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَالْغَرَقِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِی الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ أَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ❸ (صحیح)

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ! بڑھاپے کی عمر میں مرنے اور بلندی سے گر کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، کسی چیز کے اپنے اوپر گرنے سے واقع ہونے والی موت اور غم سے آنے والی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز آگ میں جل کر مرنے اور پانی میں ڈوب کر مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز مرتے وقت شیطان کے کسی بھی حملے سے پناہ مانگتا ہوں، تیری راہ میں (جہاد کرتے وقت) پشت دے کر مرنے سے پناہ مانگتا ہوں، زہریلے جانور کے کاٹنے سے آنے والی موت سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 59 خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰی فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَسُمُّهٗ فِیْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ

❶ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحديث 2667
❷ مشكوة المصابيح ، كتاب الجنائز، باب تمنی الموت ، الفصل الثانی
❸ صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 5105

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ یَدِہٖ یُجَأُبِہَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْہَا اَبَدًا)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر (خودکشی کی) ہلاک کیا وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح پہاڑ سے گراتا رہے گا۔ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی۔ جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا (خودکشی کی) جہنم میں وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے کھاتا رہے گا اور جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا، جس نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا (خودکشی کی) وہی ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا، جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 60 جس شخص کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اسے وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ وَ وَصِیَّۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہے تو اسے لکھے بغیر دو راتیں بھی نہیں گزارنی چاہئیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 61 موت کے وقت آدمی کو اپنے سارے مال کا ایک تہائی سے زیادہ صدقہ کرنے کی وصیت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ لَہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ غَیْرُہُمْ فَدَعَا بِہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَزَّأَہُمْ اَثْلاَثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَیْنَہُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَۃً وَ قَالَ لَہٗ قَوْلاً شَدِیْدًا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ❸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے (سارے) چھ

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1982
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1194
❸ نیل الاوطار ، کتاب الوصایا ، باب فی ان تبرعات المریض من الثلث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام آزاد کردیئے اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلایا اور ان کے تین حصے کئے ان میں قرعہ ڈالا ، دو غلام آزاد کردیئے اور چار غلام باقی رکھے اور مرنے والے کو آپ ﷺ نے سخت ڈانٹ پلائی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 62 مرنے کے بعد میت کی آنکھیں بند کردینی چاہئیں۔

مَسئلہ 63 میت کے پاس بھلائی اور خیر کی باتیں کرنی چاہئیں۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَاكُمْ فَأَغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتْبَعُ الرُّوْحَ وَ قُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تُؤَمِّنُ مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم فوت ہونے والوں کے پاس موجود ہو تو ان کی آنکھیں بند کردیا کرو کیونکہ (جب فرشتے روح قبض کرکے واپس جاتے ہیں تو) نظر روح کے پیچھے ہوتی ہے اور (مُردوں کے پاس بیٹھ کر) بھلی بات کہو کیونکہ گھر والوں کی باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔“ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 64 کسی کے مرنے پر مندرجہ ذیل الفاظ کہنے مسنون ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلاَّ آجَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مُصِيْبَتِهِ وَاَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مسلمان مصیبت کے وقت یہ دعا مانگے ،جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تو اللہ اس مسلمان کو پہلے سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا“ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ یا اللہ! مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔“ اللہ تعالیٰ اس کو پہنچنے والی مصیبت کا اجر عطا کرتا ہے اور اسے اس کے نعم البدل سے بھی نوازتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1190

❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 461

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 65 میت کو چادر سے ڈھانپ دینا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : قَالَتْ سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ مَاتَ بِثَوْبٍ بِبُرْدٍ حِبْرَةٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو انہیں ایک یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 66 میت کے ورثاء کو میت کا قرض فوراً اتار دینا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مومن کی روح اس وقت تک جنت میں جانے سے رُکی رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔'' اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 67 میت کی خبر بھجوانا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَ كَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر اسی روز لوگوں کو بھجوائی جس روز وہ فوت ہوا۔ پھر لوگوں کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، جس میں چار تکبیریں کہیں۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 68 مرنے والے کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہئے لیکن اس کی برائیوں کا ذکر کرنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ ((لَا

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 457
❷ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1957
❸ مختصرصحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 475

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَذْکُرُوْا هَلْکَاکُمْ اِلاَّ بِخَیْرٍ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی مرنے والے کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے فوت شدگان کا ذکر بھلائی کے سوا (یعنی برائی سے) نہ کرو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مُردوں کو برا نہ کہو جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے وہ اس کا بدلہ پا چکے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 69 حالت غم میں میت پر رونا، چیخنا، چلانا یا ماتم کرنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے (حالت غم میں) اپنا چہرہ پیٹا، اپنا دامن پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کیں، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 جس گھر میں ماتم اور نوحہ کرنے کی رسم ہو اس گھر میں مرنے والا اگر اپنے مرنے سے پہلے نوحہ کرنے سے منع نہ کرے تو مرنے کے بعد نوحہ کرنے والوں کا عذاب میت کو ہوگا۔

مَسئلہ 71 اگر مرنے والا نوحہ اور ماتم کرنے کی وصیت کرے اور پسماندگان باز نہ آئیں، تب نوحہ کا عذاب میت کو نہیں ہوگا۔

---

❶ صحیح سنن ابی النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1827

❷ صحیح سنن ابی النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1828

❸ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 657

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس میت پر نوحہ کیا جائے اس نوحہ کی وجہ سے اس میت کو عذاب ہوتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مُردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 72 موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

مَسئلہ 73 قابل ثواب صبر وہی ہے جو صدمہ کے فوراً بعد کیا جائے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ ابْنَ آدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❸ (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 74 میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔

مَسئلہ 75 میت پر خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❹

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 656
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 663
❸ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1298
❹ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 653

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی بیٹی کی تدفین کے وقت موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ مَيِّتٌ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا مَاتَ حَضَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَأَعْرِفُ بُكَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَ اَنَا فِيْ حُجْرَتِيْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے رونے کی آوازیں مَیں الگ الگ پہچان رہی تھی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَ هُوَ مَيِّتٌ وَ هُوَ يَبْكِيْ أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ آپ ﷺ ان کی میت پر رو رہے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 صبر کرنا جہنم کی آگ سے رکاوٹ اور جنت میں گھر حاصل کرنے کا

❶ صحیح ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 1192
❷ منتقی الاخبار، الجزء الثانی، رقم الحدیث 1939
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 788

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اجْعَلْ لَنَا یَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَ قَالَ ((اَیُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ کَانُوْا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَ اِثْنَان قَالَ وَ اِثْنَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''آپ ﷺ ہمارے لئے (وعظ کرنے کا) ایک دن مقرر فرما دیجئے۔'' رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے۔'' ایک عورت نے پوچھا ''جس کے دو بچے فوت ہوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دو بچے بھی جہنم کی آگ میں رکاوٹ ہوں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی لِمَلاَئِکَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ مَا ذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتُ الْحَمْدِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے ''کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟'' فرشتے کہتے ہیں ''ہاں!'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں ''ہاں!'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''پھر میرے بندے نے کیا کہا؟'' فرشتہ کہتا ہے ''اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔'' اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 اہل ایمان کے فوت ہونیوالے نابالغ بچے جنت میں جاتے ہیں۔

---

❶ کتاب الجنائز ، باب فضل من مات له ولد فاحتسب

❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 814

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاهِیْمُ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابراہیم رضی اللہ عنہ (فرزند رسول ﷺ) فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "ابراہیم کو جنت میں دودھ پلانے والی انا موجود ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 78 مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ کے پاس ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کے نابالغ بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ ان کے اعمال سے بہتر واقف ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 79 موت کے بعد مومن میاں بیوی کا باہمی تعلق قائم رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرَئِیْلُ علیہ السلام جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں (لپیٹ کر) لائے اور کہا "یہ دنیا اور آخرت میں آپ ﷺ کی بیوی ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 695
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 696
❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3041

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① مرنے والے کے سر کے قریب قرآن مجید رکھنا۔

② مرنے والے کے پاس سورہ یاسین پڑھنا۔

③ مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کرنا۔

④ مرنے والے کے ناخن یا زیر ناف بال صاف کرنا۔

⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعہ کے روز مرنے والے کو ایک یا دو گھڑی کے بعد کبھی عذاب نہیں ہوگا۔

⑥ مرنے والے کی چار پائی کے گرد بیٹھ کر ذکر کرنا۔

⑦ مرنے والے پر صرف فاتحہ پڑھنا۔

⑧ مرنے والے پر نعت خوانی کرنا اور اس کی اجرت وصول کرنا۔

⑨ راہداری (میت اٹھانے سے قبل غلّہ ساتھ رکھنا اور تدفین کے بعد غرباء میں تقسیم کرنے) کی رسم ادا کرنا۔

⑩ مرنے والے کے پاس سورہ بقرہ تلاوت کرنا۔

⑪ حیلہ (میت اٹھاتے وقت میت پر قرآن مجید رکھنا اور رکھنے سے قبل اس کے برابر غلّہ یا پیسے مولوی صاحب کو دینے) کی رسم ادا کرنا۔

⑫ بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کے لئے بیوی کو غیر محرم قرار دینا۔

⊙⊙⊙

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ التَّـعْـزِيَـةِ
تعزیت کے مسائل

مَسئلہ 80 تعزیت کرنا سنت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيْبَةٍ كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ يُحْبَرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يُحْبَرُ؟ قَالَ ((يُغْبَطُ)) رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں اس سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سبز حلّہ پہنائے گا جس پر قیامت کے دن رشک کیا جائے گا۔لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! "یحبر" سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا "یغبط" یعنی رشک کیا جائے گا۔'' اسے خطیب اور ابن عسا کر نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 81 میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

مَسئلہ 82 میت کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

مَسئلہ 83 میت کے پاس بیٹھ کر بھلائی کی بات کرنی چاہئے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ، ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ، ثُمَّ قَالَ : [اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ

❶ احكام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 163

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ]) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے۔اس وقت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا ”جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔“ گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دعا فرمائی ”یا اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی حفاظت فرما، یارب العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما، میت کی قبر کشادہ کردے اور اسے نور سے بھر دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : میت کے حق میں دعا کرتے وقت حدیث میں ابوسلمہ کے الفاظ کی جگہ میت کا نام لینا چاہئے۔

مَسئلہ 84 کسی بھی عزیز یا رشتہ دار کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

مَسئلہ 85 عورت کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَ يَحِلُّ لِإِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلاَّ عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ اَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْرًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لئے کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ اور شوہر کی میت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَمْهَلَ النَّبِيُّ ﷺ آلَ جَعْفَرٍ ثَلاَ ثًا

❶ احکام الجنائز ، للالبانی، رقم الصفحہ 12

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 650

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ ((لاَ تَبْكُوْ عَلَى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النِّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر) تین دن تک لوگوں کو آنے جانے کی اجازت دی۔ تین دن کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ''آج کے بعد میرے بھائی کا سوگ نہ کیا جائے۔'' اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : تُوُفِّيَ اِبْنٌ لِاُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَ قَالَتْ نُهِيْنَا اَنْ نُحِدَّ اَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ اِلاَّ بِزَوْجٍ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوگیا۔ تیسرے دن انہوں نے زرد خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا ''ہمیں شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 86 جس گھر میں وفات ہو ان کے ہاں کھانا پکا کر بھجوانا سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ اَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''جب جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ''ان لوگوں پر ایسی مصیبت آئی ہے یا فرمایا ایسا موقع آیا ہے جس میں وہ کھانا نہیں پکا سکیں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 تعزیت کے موقع پر بین کرنا، چیخنا، چلانا، کپڑے پھاڑنا اور ماتم کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ

❶ صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4823
❷ كتاب الجنائز ، باب احداد المراة على غير زوجها
❸ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1306

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْـجَـاهِلِيَّةِ لاَ يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِى الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِى الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِـالـنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَ قَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے ① اپنے حسب پر فخر کرنا ② دوسرے کے حسب پر طعنہ زنی کرنا ③ تاروں سے بارش طلب کرنا ④ (مرنے والوں پر) بین کر کے رونا۔'' نیز فرمایا ''بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پائجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَـنْ أُمّ عَـطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ ((اَنْ لاَ نَنُوْحَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لیتے وقت عہد لیا تھا کہ ''ہم نوحہ نہیں کریں گی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 88 تعزیت کے وقت خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 75 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئله 89 اہل میت کو بڑے یا چھوٹے کھانے کا اہتمام کرنا منع ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ ﷺ قَالَ : كُنَّا نَرَى الْإِجْتِمَاعَ اِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ ، وَ صَنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النِّيَاحَةِ ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحيح)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ہم نوحہ میں شمار کیا کرتے تھے۔'' اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 463
❷ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى، رقم الحديث 664
❸ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1308

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔

② تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا۔

③ تعزیت کے لئے آنے والے آدمی کا پہلے سے موجود افراد کو بار بار اجتماعی دعا کے لئے درخواست کرنا۔

④ تین دن سے زیادہ اہل میت کے گھر یا کسی دوسری جگہ بیٹھنے کا اہتمام (پھوڑی ڈالنا) کرنا۔

⑤ وفات کے بعد پہلی شب برات یا پہلی عید کے موقع پر نئے سرے سے تعزیت اور سوگ کا اہتمام کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَــابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ
غسل میت کے مسائل

مَسئله 90 میت کوغسل دینے سے پہلے اچھی طرح ٹٹولنا چاہئے تا کہ اگر پیٹ میں کوئی فضلہ وغیرہ ہوتو وہ خارج ہوجائے اور جسم اچھی طرح پاک و صاف ہوجائے۔

مَسئله 91 قریب ترین رشتہ داروں کو میت لحد میں اتارنی چاہئے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ غَسَّلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ اَرَ شَيْـئًـا وَ كَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَ مَيِّتًا وَ وَلّٰى دَفْنَهٗ وَ اِجْنَانَهٗ دُوْنَ النَّاسِ أَرْبَعَةٌ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَصَالِحٌ ﷛ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْدًا فَنَصَبَ عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ[1] (صحيح)

حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کوغسل دینے لگا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کوٹٹولا ،کوئی چیز نہ پائی۔رسول اللہ ﷺ جس طرح زندگی میں پاک صاف تھے اسی طرح اپنی وفات کے بعد بھی پاک اور صاف تھے۔لوگوں میں سے چار آدمی آپ ﷺ کا جسم اطہر قبر میں اتارنے پر مامور ہوئے،ان میں حضرت علی ﷛ (آپ ﷺ کے داماد) حضرت عباس ﷛ (آپ ﷺ کے چچا)،حضرت فضل ﷛ (آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی) اور آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح ﷛ شامل تھے۔ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کو لحد میں اتارا اور اوپر کچی اینٹیں نصب کیں۔اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

[1] احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحہ 148

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 92 میت کے غسل کا آغاز وضو سے کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 93 غسل کے لئے استعمال ہونے والے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہیں۔

مَسئلہ 94 غسل طاق (تین، پانچ یا سات) مرتبہ دینا چاہئے۔

مَسئلہ 95 آخری بار غسل دینے کے لئے پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔

مَسئلہ 96 میت خاتون ہو تو غسل کے بعد سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دینی چاہئیں۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ ((اِغْسِلْنَهَا ثَلاَ ثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْآخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ)) فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ ((اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ)) وَ فِیْ رِوَايَةٍ ((اِغْسِلْنَهَا ثَلاَ ثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَ ابْدَءُ وْا بِمَيَامِنِهَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) فَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلاَ ثَةَ قُرُوْنٍ وَ اَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہی تھیں، تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ''اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دینا اور پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا جب تم غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔'' چنانچہ جب ہم فارغ ہوگئیں تو نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے (اپنا تہہ بند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا ''یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔'' ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اسے طاق مرتبہ یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو اور آغاز وضو کے اعضاء سے داہنی طرف سے کرو۔'' حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے (غسل کے بعد) سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں پیچھے کی طرف کر دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، رقم الحدیث 1638

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 97 غسل دینے والا میت میں کوئی ناگوار چیز دیکھ کر پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَسَتَرَهٗ سَتَرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ مَنْ كَفَّنَ مُسْلِمًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ ❶ (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی میت کو غسل دیا (اور کوئی ناگوار چیز دیکھ کر) اس کی پردہ پوشی کی اللہ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) سندس کا لباس پہنائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 98 میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَ مِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِی الْمَيِّتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو کندھا دینے کے بعد وضو ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِیْ غُسْلِ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ فَاِنْ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ فَحَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میت کو غسل دو تو تم پر غسل واجب نہیں کیونکہ میت نجس نہیں ہے، لہٰذا یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھولو۔'' اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 99 شہید کے لئے غسل نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ

---

❶ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 2353
❷ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 791
❸ احكام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 53

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ ((اَیُّهُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ)) فَاِذَا اُشِیْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَ قَالَ ((اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) وَ اَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِیْ دِمَاءِ هِمْ وَ لَمْ یُغَسَّلُوْا وَ لَمْ یُصَلَّ عَلَیْهِمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر پوچھتے ''ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟'' لوگوں کے بتانے پر نبی اکرم ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے ''قیامت کے دن میں ان کی (شہادت کی) گواہی دوں گا۔'' پھر آپ ﷺ نے شہداء کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا نہ ان پر نماز پڑھی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جنگی صورت حال کے پیش نظر شہداء کی نماز جنازہ موخر کی جا سکتی ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 148

مَسْئله 100 خاوند، بیوی کو اور بیوی، خاوند کو بلا کراہت غسل دے سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَ اَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِیْ رَأْسِیْ وَ اَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاهُ ، فَقَالَ ((بَلْ اَنَا یَا عَائِشَةُ ! وَارَأْسَاهُ)) ثُمَّ قَالَ ((مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِیْ فَقُمْتُ عَلَیْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَ كَفَّنْتُكِ وَ صَلَّیْتُ عَلَیْكِ وَ دَفَنْتُكِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع سے ایک جنازہ پڑھ کر تشریف لائے اور مجھے تلاش کیا۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ''ہائے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں! بلکہ میرا سر، اے عائشہ!'' اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا، خود تمہیں غسل دوں، خود تمہیں کفن پہناؤں اور خود تمہاری نماز جنازہ پڑھ کر دفن کروں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔'' اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كُنْتُ أَسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِیُّ ﷺ غَیْرَ نِسَائِهٖ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 676
❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1198
❸ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1196

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہی غسل دیتیں۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اِمْرَأَةَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَسَّلَتْ اَبَا بَکْرٍ نِ الصِّدِّیْقِ حِیْنَ تُوَفِّیَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ ، فَقَالَتْ : اِنِّیْ صَائِمَةٌ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ شَدِیْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَیَّ مِنْ غُسْلٍ؟ فَقَالُوْا : لاَ ۔ رَوَاهُ فِی الْمُؤَطَّا❶

حضرت عبداللہ بن ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد غسل دیا اور موجود مہاجرین سے دریافت کیا ''میں روزے سے ہوں اور آج شدید سردی کا دن ہے، کیا مجھے ضرور غسل کرنا چاہئے؟'' لوگوں نے کہا ''ضروری نہیں۔'' اسے امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 101 میت کو غسل دینے کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لاَ یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَ لاَ الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

❶ کتاب الجنائز ، باب غسل المیت
❷ کتاب الغسل ، باب النهی علنالنظر الی عورة الرجل والمراة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ التَّــكْــفِيْنِ

کفن کے مسائل

مَسئله 102 زندگی میں جو میت کا سرپرست ہو وہی کفن تیار کرنے کا ذمہ دار ہے۔

مَسئله 103 کفن، صاف ستھرے اور اچھے کپڑے سے بنانا چاہئے۔

عَـنْ اَبِـىْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وَلِـىَ اَحَـدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرنے والے کا ولی اپنے بھائی کے لئے اچھا کفن بنائے۔'' اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 104 کسی محتاج یا بے سہارا میت کے لئے کفن تیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سندس کا لباس پہنائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 97 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئله 105 مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے۔

مَسئله 106 کفن کے لئے سفید کپڑے استعمال کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِىْ ثَلاَثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ قَمِيْصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یمنی چادروں میں کفن دیا گیا جو سحول

---

❶ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1202

❷ مختصر صحيح بخارى ، للزبيدى، رقم الحديث 673

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بستی) میں روئی سے بنی ہوئی تھیں ان میں نہ کرتا تھا نہ پگڑی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 107 **عورت کے کفن میں پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔**

قَالَ الْحَسَنُ (رَحِمَهُ اللّٰهُ) اَلْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت حسن (بصری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں عورت کے کفن کا پانچواں کپڑا وہی ہے جو قمیص کے نیچے رہتا ہے اس سے عورت کا ستر اور رانیں باندھی جاتی ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 108 **شہید کے لئے نہ کفن ہے نہ غسل، اسی حالت میں اور انہی کپڑوں میں شہید کو دفن کرنا چاہئے۔**

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ شُهَدَاءَ اُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَ دُفِنُوْا بِدِمَاءِ هِمْ وَ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ❷ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہدائے احد نہ غسل دیئے گئے نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور خون (آلود کپڑوں سمیت) دفن کئے گئے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لاَ يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ جُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو بھی شخص اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے پھر بھی جب وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، تو اس حال میں آئے گا کہ (اس کے زخموں سے) سرخ رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا جس سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ منتقى الاخبار ، الجزء الاول، رقم الحديث 1804
❷ صحيح سنن ابى داؤد، ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2688
❸ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 1213

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 109 میتیں زیادہ اور کفن کم ہونے کی صورت میں ایک کفن میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 110 محرم کو احرام کی انہی چادروں میں کفن دینا چاہیے، جو اس نے پہن رکھی ہوں۔

مَسئلہ 111 محرم اور شہید کے علاوہ باقی میتوں پر غسل اور کفن کے بعد خوشبو لگانی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اغْسِلُوْا الْمُحْرِمَ فِیْ ثَوْبَیْهِ الَّذِیْ أَحْرَمَ فِیْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْهِ وَ لاَ تُمِسُّوْهُ بِطِیْبٍ وَ لاَ تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُحْرِمًا)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''محرم کو احرام کی چادروں میں ہی پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور احرام کی چادروں میں ہی کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ محرم قیامت کے دن حالت احرام میں ہی اٹھایا جائے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 112 کسی نبی، ولی یا بزرگ کے لباس کا کفن مرنے والے کو عذاب سے نہیں بچاسکتا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِیْهِ وَ صَلِّ عَلَیْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَأَعْطَاهُ قَمِیْصَهٗ وَ قَالَ :((اِذَا فَرَغْتُمْ فَاذِنُوْنِیْ)) فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یُصَلِّیَ جَذَبَهٗ عُمَرُ وَ قَالَ أَلَیْسَ قَدْ نَهَی اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ ((اَنَا بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اَسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَ لاَ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَ لاَ تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ﴾

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1796

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتَرَكَ الصَّلاَةَ عَلَيْهِمْ ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا والد عبداللہ بن ابی (منافق) فوت ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (مخلص صحابی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا ''اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے میں اس میں اپنے باپ کو کفن دوں اور اس کے لئے دعا فرمائیے اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیے۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کفن بنانے کے لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو) اپنی قمیص دے دی اور فرمایا ''جب کفن تیار کر لو تو مجھے بتانا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا اور عرض کیا ''اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے بخشش کی دعا کروں یا نہ کروں۔ (لہٰذا میں کرنا چاہتا ہوں)'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''جب کوئی منافق مرے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر دعائے مغفرت کرنا۔'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانی ترک فرمادی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 113 کفن بنانے، قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت میت کے مال سے ادا کرنی جائز ہے اس کے بعد قرض ادا کرنا چاہئے، پھر وصیت پوری کرنی چاہئے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَ قَالَ سُفْيَانُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں (میت کے مال سے) پہلے کفن بنایا جائے پھر قرض ادا کیا جائے پھر وصیت پوری کی جائے۔ سفیان کہتے ہیں قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت کفن بنانے میں شامل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2474
❷ كتاب الجنائز ، باب الكفن من جميع المال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفن کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① کفن پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ،کلمہ طیبہ،عہد نامہ،کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت وغیرہ کے نام لکھنا۔

② علیحدہ کپڑے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ،کلمہ طیبہ،عہد نامہ،کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت وغیرہ کے نام لکھ کر میت کے سینے پر رکھنا۔

③ کفن،آب زمزم میں بھگونا۔

④ بزرگوں کے لباس میں کفن بنانا۔

⑤ یہ عقیدہ رکھنا کہ مذکورہ بالا تمام امور یا کسی ایک پر عمل کرنے سے میت کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

⑥ چھوٹے بچوں کو کفن کی بجائے نئے کپڑے پہنا کر ان میں دفن کرنا۔

⑦ فوت شدہ دولہا یا دولہن کو کفن کی بجائے شادی کے کپڑے یا سہرا پہنا کر دفن کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ الْجَنَـــازَةِ

جنازہ کے مسائل

مَسئلہ 114 جنازہ لے جانے میں جلدی کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَ اِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنازہ کے معاملے میں جلدی سے کام لو اگر مرنے والا نیک ہے تو اس کے لئے بھلائی ہے لہٰذا اسے بھلائی کی طرف (جلدی) پہنچاؤ اگر مرنے والا گنہگار ہے تو اس کے لئے برائی ہے لہٰذا اسے اپنے کندھوں سے جلدی اتار ڈالو۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلاَّ الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب جنازہ تیار ہوجاتا ہے اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے ''مجھے جلدی لے چلو۔'' اگر گناہ گار آدمی ہے تو گھر والوں سے کہتا ہے ''ہائے افسوس! مجھے کہاں لئے جارہے ہو؟'' اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہوجائیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 669
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 668

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 115 جنازے کے ساتھ جانا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② مریض کی تیمار داری کرنا ③ جنازے کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینکنے والے کو چھینک کا جواب دینا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 116 عورتوں کا جنازے کے ساتھ نہ جانا افضل ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نُهِيْنَا عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ لَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم پر سختی نہیں فرمائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 117 جس جنازے کے ساتھ خلافِ شرع کام ہوں اس کے ساتھ جانا منع ہے۔

مَسئلہ 118 جنازے کے ساتھ خوشبو یا آگ وغیرہ لے جانا منع ہے۔

مَسئلہ 119 جنازے کے ساتھ اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا قرآنی آیات پڑھنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

❶ صحیح بخاری ، کتاب الجنائز ، باب الامر باتباع الجنائز
❷ مختصر صحیح بخاری، للزبیدی ، رقم الحدیث 649
❸ احکام الجنائز، للالبانی ، رقم الحدیث 70

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ اور ماتم کرنے والی عورتیں ہوں۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَ لاَ نَارٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنازے میں (اونچی) آواز یا آگ کے ساتھ نہ چلا جائے۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ عَبَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ یَکْرَهُوْنَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ❷ (صحیح)

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 120 جنازے کے ساتھ آگے پیچھے، دائیں بائیں چلنا جائز ہے البتہ پیچھے چلنا افضل ہے۔

مَسْئله 121 جنازے کے ساتھ سواری پر جانا درست ہے لیکن سوار کو جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے۔

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَلرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَ الْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَهَا وَ اَمَامَهَا وَ عَنْ یَمِیْنِهَا وَ عَنْ یَسَارِهَا قَرِیْبًا مِنْهَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد❸ (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل جنازے کے قریب رہتے ہوئے آگے پیچھے، دائیں بائیں چل سکتا ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَشْیُ خَلْفَهَا اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْیِ

❶ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الحدیث 70
❷ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 71
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2723

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمَامَهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ ❶ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے۔'' اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 122 جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا رَأَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نیچے نہ رکھ دیا جائے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 123 جنازہ اٹھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 98 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ احکام الجنائز ، للالبانی، رقم الصفحہ 74
❷ صحیح مسلم کتاب الجنائز ، باب متی یقعد اذا قام للجنازة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① جنازے پر پھول ڈالنا یا کوئی دوسری زیب وزینت کرنا۔

② جنازے کے اوپر نقش ونگار والی مزین چادر ڈالنا۔

③ سبز رنگ کی چادر پر کلمہ طیبہ یا دوسری قرآنی آیات وغیرہ لکھ کر جنازے پر ڈالنا۔

④ گھر سے جنازہ نکالتے وقت صدقہ اور خیرات کا اہتمام کرنا۔

⑤ جنازے کو نیک لوگوں کی قبروں کا طواف کروانا۔

⑥ یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کا جنازہ ہلکا ہوتا ہے اور گنہگار کا جنازہ بھاری ہوتا ہے۔

⑦ جنازہ لے جانے سے قبل قرآن مجید کے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔

❶ كتاب الجنائز ، باب غسل الميت

❷ كتاب الغسل ، باب النهى علناالنظر الى عورة الرجل والمراة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ صَـلاَةِ الْجَنَـازَةِ

نمازِ جنازہ کے مسائل

مَسْئلہ 124 نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَـنْ شَهِـدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلِّیَ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ حَتّٰی تُدْفَنُ کَانَ لَهٗ قِیْرَاطَانِ)) قِیْلَ : وَ مَا الْقِیْرَاطَانِ ؟ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز جنازہ پڑھے اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت دفن کرنے تک موجود رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔‘‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ’’یا رسول اللہ ﷺ قیراطان کا کیا مطلب ہے؟‘‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’دو قیراط ثواب دو پہاڑوں کے برابر ہے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 125 نماز جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں، نہ رکوع ہے نہ سجدہ

مَسْئلہ 126 غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَـعَـی الـنَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچا دی جس روز وہ فوت ہوا۔ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بنائی اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الجنائز ، باب من انتظر حتی تدفن

❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 638

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 127 پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔اسے ترمذی،ابوداؤداورابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ، قَالَ : لِیَعْلَمُوْا اَنَّہَا سُنَّۃٌ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا ''جان رکھو یہ سنت ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 128 پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔

مَسئلہ 129 نماز جنازہ میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مَسئلہ 130 سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورۃ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَ سُوْرَۃٍ وَ جَھَرَ حَتّٰی أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَسَأَلْتُہٗ قَالَ : اِنَّمَا جَھَرْتُ لِتَعْلَمُوْا اَنَّہَا سُنَّۃٌ وَ حَقٌّ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ❸

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورہ اونچی آواز میں پڑھی جو ہم نے سنی۔جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے تو میں نے انہیں ہاتھ سے پکڑا اور (قرأت کے بارہ میں) ان سے سوال کیا۔

❶ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1215
❷ مختصر صحیح بخاری، للزبیدی ، رقم الحدیث 673
❸ احکام الجنائز ، للالبانی، رقم الصفحہ 119

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جواب دیا ''میں نے جہری قرأت اس لئے کی ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے اور جائز ہے۔'' اسے ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ﷺ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ السُّنَّةَ فِی الصَّلاَةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَنْ یُکَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ یَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی سِرًّا فِی نَفْسِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ یَخْلُصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِی التَّکْبِیْرَاتِ لاَ یَقْرَأُ فِیْ شَیْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ یُسَلِّمُ سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لئے دعا اور اونچی آواز سے قرأت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 131 درود شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلاَمِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ لاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے ''یا اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مَردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنیوالے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔'' اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ مسند شافعی، الجزء الاول ، رقم الصفحه 581
❷ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1217

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَ هُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَ اَهْلاً خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ : حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پر جو دعا پڑھی وہ میں نے یاد کر لی۔ آپ ﷺ نے دعا یوں فرمائی ’’یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما، اس کی باعزت مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما دے، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال، اس کی ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔‘‘ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ’’یہ دعا سن کر میں نے خواہش کی کاش! یہ میت میری ہوتی۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 132 بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

صَلَّى الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فَرَطًا وَ سَلَفًا وَ اَجْرًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک بچے پر نماز جنازہ پڑھی جس میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ دعا مانگی ’’یا اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پیش رو، پیشوا اور باعث اجر بنا۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 133 نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کو مرد میت کے سر اور عورت میت کے وسط میں کھڑا ہونا چاہئے۔

مَسئلہ 134 نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کا مرد میت کے وسط میں اور عورت میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 477
❷ کتاب الجنائز ، باب قرأۃ الفاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : رَأَیْتُ اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَأْسِهٖ فَجِیْءَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی ، بِامْرَأَةٍ ـ فَقَالُوْا : یَا اَبَا حَمْزَةَ ! صَلِّ عَلَیْهَا ، فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ ـ فَقَالَ لَهُ الْعَلاَءُ بْنِ زِیَادٍ : یَا اَبَا حَمْزَةَ ! هٰكَذَا رَأَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَ قَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ـ فَأَقْبَلَ عَلَیْنَا ، فَقَالَ : اِحْفَظُوْا ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابو غالب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مرد کی نماز جناز پڑھاتے دیکھا اور وہ اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا جو ایک عورت کا تھا۔لوگوں نے کہا ”اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ۔“ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ میت (کی چارپائی) کے وسط میں کھڑے ہوئے۔حضرت علاء بن زیاد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”اے ابوحمزہ! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو مرد اور عورت کا جنازہ پڑھانے کے لئے اسی جگہ کھڑے ہوتے دیکھا ہے جہاں تم کھڑے ہوئے؟“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ہاں!“ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 135 نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ جَمِیْعِ تَكْبِیْرَاتِ الْجَنَازَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔اسے بخاری نے ”جزء رفع الیدین“ میں روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 136 نماز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

عَنْ طَاؤُسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَضَعُ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی ثُمَّ یَشُدُّ بَیْنَهُمَا عَلٰی صَدْرِهٖ وَ هُوَ فِی الصَّلاَةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحیح)

❶ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1214
❷ نیل الاوطار ، الجزء الرابع ، رقم الصفحہ 68
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 687

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے مقام پر باندھا کرتے تھے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 137 نماز جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً۔ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی ، اس میں چار تکبیریں کہیں اور صرف ایک سلام کیا۔اسے دارقطنی ،حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 138 لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفیں بنائی جاسکتی ہیں۔

مَسئلہ 139 نماز جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((قَدْ تُوُفِّیَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ)) قَالَ : فَصَفَفْنَا فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ عَلَيْهِ وَ نَحْنُ صُفُوْفٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''آج حبشہ کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہوگیا ہے،لہٰذا آؤ اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھیں۔'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی ،نماز میں ہماری کئی صفیں تھیں۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 140 جس موحد اور متقی شخص کی نماز جنازہ میں چالیس موحد اور نیک آدمی شرکت کریں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لاَ يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلاَّ

❶ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحہ 128
❷ کتاب الجنائز ، باب الصفوف علی الجنازة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مردفوت ہوتا ہے اوراس کی نماز جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شریک ہوتے ہیں جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا تو اللہ اس میت کے حق میں ان چالیس آدمیوں کی سفارش (یعنی دعا مغفرت) قبول فرماتا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 141 مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مَسئله 142 عورت مسجد میں نماز جنازہ ادا کرسکتی ہے۔

عَـنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَـالَتْ : ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ : وَ اللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَ اَخِيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لاؤ تا کہ میں بھی نماز جنازہ ادا کرسکوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اوراس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 143 قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ❸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى، رقم الحديث 483
❷ كتاب الجنائز ، باب الصلاة على الجنازة فى المسجد
❸ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحه 108

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 144 قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مَسئلہ 145 میت دفنانے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَفُّوْا خَلْفَهٗ وَ كَبَّرَ اَرْبَعًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 146 ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

مَسئلہ 147 میت میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہئے۔

عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ اَبَاهُرَيْرَةَ ﷺ كَانَ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ❷

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم مردوں اور عورتوں پر اکٹھی نماز جنازہ پڑھتے تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 148 شہید کی نماز جنازہ مؤخر کی جاسکتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَقُوْلُ ((اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ)) فَإِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَ قَالَ ((اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ اَمَرَ بِدَفْنِهِمْ

❶ صحيح مسلم ، كتاب الجنائز ، باب الصلاة على القبر
❷ كتاب الجنائز ، باب جامع الصلاة على الجنائز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِدِمَاءِ هِمْ وَ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو شہیدوں کو ایک کفن دیتے پھر پوچھتے ''ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد تھا؟'' جب بتایا جاتا تو اسے پہلے لحد میں اتارتے ۔آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز میں ان کی گواہی دوں گا۔'' پھر حکم دیا ''شہداء کو خون آلود کپڑوں میں دفن کردو۔'' نہ انہیں غسل دیا گیا نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک روز (احد کی طرف نکلے) تو شہدائے احد پر عام میت کی طرح نماز جنازہ پڑھی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 149 رسول اللہ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷛ قَالَ : اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے تیز دھار آلے سے خودکشی کرلی اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔اسے احمد،مسلم،نسائی،ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 150 نبی اکرم ﷺ کی نماز جنازہ پہلے مردوں نے ، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے بغیر امام کے پڑھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَالاً يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى إِذَا فَرَغُوْا اَدْخَلُوا النِّسَاءَ حَتّٰى إِذَا فَرَغُوْا اَدْخَلُوا الصِّبْيَانَ وَ لَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 686
❷ کتاب الجنائز ، باب الصلاۃ علی الشهید
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث480
❹ منتقی الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1810

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے باری باری (حجرے میں) داخل ہوتے رہے۔ جب مرد نماز جنازہ سے فارغ ہوگئے تو خواتین نے (حجرے میں) داخل ہوکر نماز پڑھی۔ جب خواتین فارغ ہوگئیں تو بچوں نے (حجرے میں) داخل ہوکر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کروائی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 151 تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 173 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 152 نماز جنازہ سے قبل اذان دینا یا اقامت کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 153 نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صف میں بیٹھ کر اجتماعی دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 154 جس بچے کی پیدائش کے بعد اس کے رونے، چلانے کی آواز آئے اس پر نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلطِّفْلُ لاَ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَ لاَ يَرِثُ وَلاَ يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بچہ (پیدائش کے بعد) جب تک روئے چلائے نہیں اس پر نہ نماز جنازہ پڑھی جائے، نہ وہ کسی کا وارث بنتا ہے نہ کوئی اس کا وارث بنتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث 824

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَـابُ التَّــدْفِيْــنِ

تدفین کے مسائل

مَسئلہ 155 نماز جنازہ پڑھنے کے بعد تدفین تک ٹھہرنے کی فضیلت۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 124 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 156 بغلی قبر (لحد) بنانا افضل ہے۔

مَسئلہ 157 قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنی چاہئیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ اِلْحَدُوْا لِىْ لَحْدًا وَ انْصِبُوْا عَلَى اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت میں یہ بات کہی ''میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹیں استعمال کرنا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی اور کچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 158 قبر فراخ، گہری اور صاف ستھری ہونی چاہئے۔

مَسئلہ 159 بوقت ضرورت ایک قبر میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

عَـنْ هِشَـامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَـالَ يَـوْمَ اُحُـدٍ ((اِحْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَ اَعْمِقُوْا وَ اَحْسِنُوْا وَ اَدْفِنُوْا الاِثْنَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ فِىْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَ قَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِىُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

---

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 483

❷ مشكوة المصابيح ، للالبانى ، الجزء الاول، رقم الحديث 1703

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے روز فرمایا ''قبریں گہری، فراخ اور صاف ستھری بناؤ اور ایک ایک قبر میں دو، دو، تین، تین آدمی دفن کرو۔ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو اسے پہلے قبر میں اتارو۔'' اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 160 میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارنا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : اَوْصٰی الْحَارِثُ رضی اللہ عنہ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰی عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قَبْلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَ قَالَ : هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ ۔رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحیح)

حضرت ابواسحٰق رحمہ اللہ سے روایت ہے، حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں، چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتارا اور فرمایا ''یہ سنت ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 161 قریب ترین عزیز کو میت قبر میں اتارنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 162 خاوند اپنی بیوی کی میت کو قبر میں اتار سکتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 100 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 163 میت قبر میں رکھتے وقت درج ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ ، قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھتے ''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر میں اسے قبر میں اتارتا ہوں۔'' ایک دوسری روایت میں ''مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کی بجائے سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کے الفاظ ہیں۔'' اسے احمد، ترمذی اور

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2750

❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1260

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 164 قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالنا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتٰی قَبْرَ الْمَیِّتِ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِہٖ ثَلاَ ثًا۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، پھر میت کی قبر پر تشریف لائے اور سر کی طرف سے تین مٹھی مٹی قبر پر ڈالی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 165 قبر کی شکل کوہان نما ہونی چاہئے۔

عَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ ﷺ اَنَّہٗ رَأَی قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مُسَنَّمًا ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک دیکھی جو کہ کوہان کی شکل کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 166 زمین سے قبر کی اونچائی بالشت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقُلْتُ : یَا اُمَّۃْ اِکْشِفِیْ لِیْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ صَاحِبَیْہِ فَکَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلاَ ثَۃِ قُبُوْرٍ لاَ مُشْرِفَۃٍ وَلاَ لاَطِئَۃٍ مَبْطُوْحَۃٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَۃِ الْحَمْرَاءِ ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالْحَاکِمُ❸ (صحیح)

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "امی جان! مجھے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں دکھائیے۔" چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے تینوں قبریں دکھائیں نہ زیادہ بلند نہ زمین کے برابر اور قبروں کے اردگرد سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔ اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ ﷺ قَالَ : رَاَیْتُ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ شِبْرًا اَوْ نَحْوَ شِبْرًا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ❹

❶ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1271
❷ کتاب الجنائز ، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ
❸ احکام الجنائز ، رقم الصفحه 5154
❹ احکام الجنائز ، رقم الصفحه154

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالح بن ابوصالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر دیکھی جو بالشت برابر یا کم وبیش بالشت بھر اونچی تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَلاَ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ لاَ تَدَعَ تِمْثَالًا اِلاَّ طَمَسْتَهُ وَ لاَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلاَّ سَوَّيْتَهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْمُسْلِمُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت ابوالہیاج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا میں تجھے اس کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور فرمایا تھا وہ یہ کہ ہر تصویر مٹادوں اور ہر اونچی قبر برابر کردوں۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 167 قبر اونچی بنانا، پکی بنانا یا قبر پر مزار یا کسی قسم کی تعمیر کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 168 قبر پر نام، تاریخ وفات یا کوئی اور چیز لکھنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ يُبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ اَوْ يُجَصَّصَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ النِّسَائِیّ❷ (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قبر پر عمارت بنانے، اس کو اونچا کرنے اور اسے پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَ اَنْ يُبْنٰی عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہمیں قبر پکی بنانے، قبروں پر (مستقل مجاور بن کر یا حصول برکت کے لئے وقتی طور پر) بیٹھنے سے اور قبروں پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ يُبْنٰی عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❹ (صحيح)

---

❶ مختصر صحيح مسلم، للالبانی ، رقم الحديث 488
❷ صحيح سنن النسائی، للالبانی ، رقم الحديث 1916
❸ مختصر صحيح مسلم، للالبانی ، رقم الحديث 489
❹ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 841

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قبریں پکی بنانے، قبروں پر کچھ لکھنے، قبروں پر تعمیر کرنے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 169 قبر پر علامت کے طور پر پتھر وغیرہ رکھنا درست ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رضی اللہ عنہ بِصَخْرَةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر علامت کے طور پر ایک پتھر نصب فرمایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 170 قبر تیار کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکنا درست ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ كَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِهٖ بِلاَلُ بْنُ رِبَاحٍ رضی اللہ عنہ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰی اِلٰی رِجْلَیْهِ ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے، جنہوں نے ایک مشکیزہ کے ساتھ سر کی طرف سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور پاؤں تک چھڑکا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 171 رات کے وقت تدفین درست ہے۔

مَسئلہ 172 تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَیْلَةٍ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رات کے وقت ایک آدمی کو دفن کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 173 تین اوقات میں نماز (جنازہ) پڑھنا اور میت دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ثَلاَثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْهَانَا ((اَنْ نُصَلِّیَ

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1267
❷ مشکوة المصابیح، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1810
❸ کتاب الجنائز ، باب التدفین باللیل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَ حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَ حِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا جب سورج طلوع ہونے لگے، دوسرا جب دوپہر ہوحتی کہ سورج ڈھل جائے، تیسرا جب سورج غروب ہونے لگےحتی کہ پوری طرح غروب ہوجائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 174 تدفین کے دوران کسی عالم دین کولوگوں کے درمیان بیٹھ کرفکرآخرت کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَ لَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ وَ فِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ ((اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبر تک آئے۔ میت ابھی دفن نہیں کی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی نبی اکرم ﷺ کے گرد اس قدر خاموشی سے بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ مٹی کرید رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا ''عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 175 تدفین کے بعد میت سے سوال جواب ہوتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَ الْاٰخَرُ النَّكِيْرُ ، فَيَقُوْلاَنِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ : مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ،

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث 219
❷ احکام الجنائز، للالبانی ، رقم الصفحہ 156

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَیَقُوْلانَ : قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ هٰذَا ، ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرْ لَهٗ فِیْهِ ۔ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ : نَمْ ، فَیَقُوْلُ : اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ؟ فَیَقُوْلانَ : نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لا یُوْقِظُهٗ اِلاَّ اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِکَ وَ اِنْ کَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ ، فَقُلْتُ مِثْلَهٗ : لا اَدْرِیْ ، فَیَقُوْلانَ : قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ ، فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ اِلْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلاعُهٗ فَلا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِکَ ۔)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جب میت دفن کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو سیاہ کیری آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں ’’تم اس آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟‘‘ وہ وہی کہے گا جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا (یعنی) ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘ دونوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں ’’ہم سمجھتے تھے کہ تم یہی جواب دو گے۔‘‘ پھر اس کی قبر ستر درستر ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے۔ پھر بندے سے کہا جاتا ہے ’’سو جاؤ۔‘‘ وہ کہتا ہے ’’میں اپنے اہل و عیال میں واپس جا کر انہیں (اپنی مغفرت کی) خبر دینا چاہتا ہوں۔‘‘ فرشتے جواب میں کہتے ہیں ’’(یہ ممکن نہیں، بلکہ اب تم) دُلہن کی نیند جیسی (پرسکون) نیند سو جاؤ جسے اس کے محبوب کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا (چنانچہ وہ سو جاتا ہے)‘‘ یہاں تک کہ اللہ ہی اسے قبر سے اٹھائے گا۔ اگر مرنے والا منافق ہو تو وہ فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہتا ہے ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مَیں بھی وہی کچھ کہتا ہوں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا (اس کے علاوہ) میں کچھ نہیں جانتا۔‘‘ دونوں فرشتے کہتے ہیں ’’ہمیں معلوم تھا تم یہی جواب دو گے۔‘‘ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ ’’تنگ ہو جا۔‘‘ چنانچہ وہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ منافق اپنی قبر میں قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهٖ اُتِیَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ ﴿ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ﴾)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث 856
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 688

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ تب مومن آدمی لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دیتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ''اللہ اہل ایمان کو دنیا اور آخرت میں پکی بات (کلمہ توحید) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 176 میت دفنانے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لئے سوال و جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرنی چاہئے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ ((اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْکُمْ وَاسْأَلُوْا لَہُ التَّثْبِیْتِ فَإِنَّہُ الْآنَ یُسْأَلُ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ❶ (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے ''اپنے بھائی کے لئے بخشش اور (سوال و جواب میں) ثابت قدمی کی دعا مانگو اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 177 عذاب قبر حق ہے۔

مَسئلہ 178 عذاب قبر سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یَفْتَتِنُ فِیْہَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فتنہ قبر کا تذکرہ کیا جس میں انسان مبتلا کیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا تو مسلمان چیخنے لگے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَکْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ❸ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشتر عذاب قبر پیشاب (میں احتیاط نہ

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2708
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 691
❸ صحیح الترغیب والترھیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 155

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْعُوْ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ! میں تجھ سے قبر اور جہنم کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ مُصَلاَّهُ فَرَأَی نَاسًا كَأَنَّهُمْ یَكْتَشِرُوْنَ قَالَ ((اَمَا اَنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَی الْمَوْتَ فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَأْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلاَّ تَكَلَّمَ فِیْهِ ، فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَ اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَ اَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَ اَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَ اَهْلاً اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مِنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَ یُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ ، وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ : الْقَبْرُ لاَ مَرْحَبًا وَ لاَ أَهْلاً اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَ تَخْتَلِفَ اَضْلاَعُهٗ)) قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضُهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَ یُقَیَّضُ اللّٰهُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَشْنَهٗ وَ یَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ)) قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو ہنستے دیکھا تو فرمایا ''خبردار! اگر تم لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت، کا بکثرت ذکر کرتے تو اس طرح نہ ہنستے۔ لذتوں کو مٹانے والی چیز ''موت'' کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ سنو! قبر ہر روز یہ پکارتی ہے ''میں غربت کا

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث693
❷ ابواب صفة القیامة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔'' جب مومن آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے'' تجھے خوش آمدید ہو، مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا آج جب کہ تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے تو میرا احسن سلوک دیکھ لے گا۔'' چنانچہ قبر اس آدمی کی حد نگاہ تک فراخ ہوجاتی ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب فاجر یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے'' تیرے لئے خوش آمدید نہیں مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت انسان تھا آج تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اس کے بعد قبر اسے بھینچ لیتی ہے حتی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہوجاتی ہیں۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے (بات سمجھانے کے لئے) ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں اور فرمایا'' پھر ستر اژدھا اس پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے ایک اژدھا اگر زمین پر پھنکار دے تو رہتی دنیا تک روئے زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگے وہ ستر اژدھا قیامت تک اس کافر یا فاجر انسان کو کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (آخر میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 179 میت کو قبر میں صبح وشام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَيُقَالُ : هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو صبح وشام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہو تو جنتیوں کا اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا اصل ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجاتی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الجنائز ، باب الميت يعرض عليه بالغداة والعشي

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 180 بلاعذر شہید کی میت کوایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَ تْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفَنَهُ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ النِّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے روز میری پھوپھی میرے والد کو قبرستان میں دفنانے کے لئے لے آئی۔ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی ''شہداء کو ان کے مقتل میں واپس لے آؤ۔'' اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 181 مسلمانوں کا قبرستان ہموار کرنا یا منہدم کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 182 مومن مُردے کے اعضاء وغیرہ توڑنا یا کاٹنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میت کی ہڈی توڑنے (کا گناہ) زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔'' اسے مالک، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تدفین کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① اولیاء، صلحا اور متقی لوگوں کے قرب و جوار میں دفن کرنے کی نیت سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا۔

② میت کی تدفین تک پسماندگان وغیرہ کا کھانا نہ کھانا۔

③ دفن کرتے وقت قبر میں میت کے (سر کے) نیچے کوئی آرام دہ چیز رکھنا۔

④ تدفین سے قبل میت کے سرہانے شجرہ نسب لکھ کر رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے میت کے عذاب

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1401
❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2846

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تخفیف ہوگی۔

⑤ دفن کرتے وقت میت پر گلاب کا پانی چھڑکنا۔

⑥ تدفین سے قبل میت کے سرہانے عہدنامہ،کلمہ طیبہ یا قرآنی آیات لکھ کر رکھنا۔

⑦ قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے پہلی مٹھی کے ساتھ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مٹھی کے ساتھ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مٹھی کے ساتھ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھنا۔

⑧ میت دفن کرنے کے بعد سورۃ فاتحہ،معوذتین،سورۃ اخلاص،سورۃ نصر،سورۃ کافرون،سورۃ قدر کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِيْمِ وغیرہ پڑھنا۔

⑨ میت دفن کرنے کے بعد سر کی طرف کھڑے ہوکر سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیتیں پڑھنا۔

⑩ میت دفنانے کے بعد قبر پر سوگ منانے کے لئے بیٹھنا۔

⑪ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھانا لے جا کر تقسیم کرنا۔

⑫ موت سے قبل اپنی قبر کھودنا۔

⑬ میت کو بطور امانت ایک جگہ دفن کرنے کے بعد دوسری جگہ منتقل کرنا۔

⑭ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کرنا۔

⑮ میت دفن کرنے کے بعد صدقہ خیرات کرنا۔

⑯ قبر کی آرائش اور زیب وزینت کرنا یا اس پر پھول ڈالنا۔

⑰ تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔

⑱ مٹی ڈالنے سے قبل میت کے سرہانے قرآن مجید رکھنا۔

☪☪☪

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارت قبور کے مسائل

مَسْئلہ 183 دنیا سے بے رغبتی حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب مجھے اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، لہٰذا تم بھی زیارت کر سکتے ہو، اس سے آخرت یاد آتی ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً وَ لاَ تَقُوْلُوْا مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ❷ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(پہلے) میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا لیکن اب زیارت قبور کر سکتے ہو کہ اس میں سامان عبرت ہے اور ہاں زیارت قبور کرتے وقت اپنے رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان پر نہ نکالنا۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 184 آہ و بکا نہ کرنے والی صابرہ خاتون بھی زیارت قبور کر سکتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ ، فَقَالَ ((اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

---

❶ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 842
❷ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحه179
❶ كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''اللہ سے ڈرا اور صبر کر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَـعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 186 زیارت قبور کے وقت اہل قبور کو پہلے سلام کہنا اس کے بعد دعا، پھر استغفار کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 187 اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 188 زیارت قبور کی مسنون دعا درج ذیل ہیں۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُـعَـلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَـكَـانَ قَائِلُهُمْ یَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِیَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں ''اے اس گھر کے مسلمان اور مومن باسیو، السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ! تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر و عافیت کے طلب گار ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَـخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ اِلَى الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْغَرْقَدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 843
❷ کتاب الجنائز، باب ما یقول عند دخول القبور
❸ کتاب الجنائز، باب ما یقال عند القبور و الدعاء لاهلها

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس رات میرے ہاں تشریف لاتے اس رات کے آخری حصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے ''اس گھر کے مومنو، السلام علیکم! تم کو وہ کچھ مل گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور (اس کا باقی حصہ) کل (یعنی قیامت کے بعد) کے لئے موخر کر دیا گیا ہے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں، یا اللہ! بقیع غرقد والوں کے گناہ معاف فرما۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

مسئلہ 190 زیارت قبور کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَرْسَلْتُ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ اَثَرِهِ لِتَنْظُرَ اَيْنَ ذَهَبَ ، قَالَتْ : فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِيْ أَدْنَى الْبَقِيْعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعَتْ اِلَيَّ بَرِيْرَةُ فَأَخْبَرَتْنِيْ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ خَرَجْتَ اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ ((بُعِثْتُ اِلَى أَهْلِ الْبَقِيْعِ لِأُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے، میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا (خادمہ) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا تاکہ دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں جاتے ہیں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان) کی طرف تشریف لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کے قریب جا کر رکے۔ اپنے ہاتھ (دعا کے لئے) اٹھائے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) بریرہ نے واپس آ کر مجھے خبر دی، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ رات کہاں تشریف لے گئے تھے؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' مجھے (اللہ کی طرف سے) قبرستان جانے کا حکم دیا گیا تھا تاکہ میں ان کے لئے دعا کروں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 191 کافر یا مشرک کی قبر پر دعا کرنا بے سود ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 112 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 192 دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی، اسم اعظم، اللہ تعالیٰ کی

❶ سلسلة آحاديث الصحيحة ، للالبانی، الجزء الرابع ، رقم الحديث 1774

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات، نیک لوگوں کی دعا اور اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَصَابَ اَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَ لاَ حَزَنٌ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیْ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَلاَءَ حُزْنِیْ وَ ذِهَابَ هَمِّیْ اِلاَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَ حُزْنَهٗ وَ اَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَجًا)) قَالَ : فَقِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِلاَّ نَتَعَلَّمُهَا؟ فَقَالَ ((بَلٰی یَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَهَا اَنْ یَتَعَلَّمَهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے اور مندرجہ ذیل دعا مانگے ”یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم میرے لئے فیصلہ کن ہے، تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم یہ دعا یاد نہ کر لیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں! ہر سننے والے کو چاہئے کہ یہ دعا یاد کر لے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلاً یَدْعُوْ وَ هُوَ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)) قَالَ : فَقَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک

❶ سلسله آحادیث الصحیحة ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 199
❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2763

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا ''یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو ایک ہے تیری ذات بے نیاز ہے نہ کسی کی اولاد ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔'' عبداللہ بن اسلمی کے باپ کہتے ہیں (یہ دعا سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس آدمی نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلہ سے جب بھی دعا مانگی جائے، قبول کی جاتی ہے اور جب (اللہ) سے کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ ((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاکِمُ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج و مصیبت پیش آتی تو یوں دعا فرماتے ''اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ)! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فریاد کرتا ہوں۔'' اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ کَانَ اِذَاقُحِطُوْا اسْتَسْقَی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا ، قَالَ فَیُسْقَوْنَ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (نبی اکرم ﷺ کے چچا) سے بارش کی دعا کرواتے اور ساتھ یہ کہتے ''یا اللہ! (نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں) ہم اپنے نبی ﷺ (کی دعا) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا۔ اب (نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے چچا (کی دعا) کو وسیلہ بناتے ہیں، لہٰذا ہم پر بارش برسا۔'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (دعا کروانے کے بعد) بارش ہوگئی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبِ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَتَیْتُہٗ بِوُضُوْئِہٖ وَ حَاجَتِہٖ ، فَقَالَ لِیْ ((سَلْ)) فَقُلْتُ : أَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ ، قَالَ ((اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ)) قُلْتُ : ھُوَ ذَاكَ ، قَالَ ((فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❸

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2796
❷ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 551
❸ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 896

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ میں رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور دوسرے کام وغیرہ کر دیتا۔ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو مانگنا چاہتے ہو مانگو۔‘‘ میں نے عرض کیا ’’میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں۔‘‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ کچھ اور بھی چاہتے ہو؟‘‘ میں نے عرض کیا ’’بس یہی چاہتا ہوں۔‘‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اچھا، تو پھر کثرتِ سجود سے میری مدد کرو۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَیْنَمَا ثَلاَ ثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُو اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یَفْرُجُهَا ، فَقَالَ : اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ وَالِدَان شَیْخَان کَبِیْرَان وَلِیَ صَبِیَّةٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعَی عَلَیْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ أَسْقِیَهُمَا قَبْلَ وَلَدِی وَ اِنَّهٗ نَاءَ بِیَ الشَّجَرَ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلَبُ فَجِئْتُ بِالْحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رَؤُوْسِهِمَا اَکْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَ اَکْرَهُ اَنْ اَبْدَءُ بِالصَّبِیَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِیَّةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِیَّ فَلَمْ یَزِلْ ذٰلِكَ دَأْبِیْ وَ دَأْبُهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فَرْجَةً نَرَی مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ فَرْجَةً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَ قَالَ الثَّانِیْ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَتْ لِی ابْنَةُ عَمِّ اَحِبُّهَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَیْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ : یَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لاَ تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَ قَالَ الْآخَرُ : أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ أَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ فَتَرَکَهٗ وَ رَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَ رَاعِیْهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لاَ تَظْلِمْنِیْ وَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَ رَاعِیْهَا فَقَالَ : اتَّقِ اللّٰهَ وَ لاَ تَهْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ : اِنِّیْ لاَ اَهْزَءُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَ رَاعِیْهَا فَأَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آ لیا، چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آ گرا اور وہ بند ہوگئے، چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے محض رضائے الٰہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید یہ مشکل آسان ہو جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ''اے اللہ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلاتا تھا ایک روز جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ والدین اس وقت سو چکے تھے، میں حسب معمول دودھ لے کر ان دونوں کے سرہانے آ کھڑا ہوا میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس رو پیٹ رہے تھے حتی کہ صبح ہوگئی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم (کم از کم) آسمان دیکھ سکیں۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹا دیا اور اس میں سے انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا ''اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کر سکتا ہے میں نے اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک اسے سو دینار نہ دے دوں، چنانچہ میں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی اور سو دینار جمع کر لئے۔ میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا جب میں اس سے صحبت کرنے لگا تو اس نے کہا ''اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ۔'' پس میں واپس چلا آیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرما دے۔'' پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی۔ پھر تیسرے نے کہا ''اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے کیا تھا کہ تمہیں ایک فرق (قریباً آٹھ کلوگرام) چاول دوں گا جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا، میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا۔ میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور ایک چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ''اللہ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔'' میں نے کہا ''ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔''

❶ کتاب الادب ، باب اجابة الدعاء من بر الولدیها

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا ''اللہ سے ڈر! اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔'' میں نے کہا ''میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جا۔'' وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ ''یا اللہ! تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے باقی پتھر بھی ہٹا دیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 193 دعا مانگتے وقت منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَ هُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلاَثُ مِائَةٍ وَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکین مکہ پر ایک نظر ڈالی جن کے تعداد ایک ہزار تھی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (رب کے حضور) پھیلا دئے اور پکار کر دعا کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 194 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے ہوئے ان کے نام کی قسم کھانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ اَشْرَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 195 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے ہوئے اپنی حاجتیں پیش کرنا یا اللہ تعالیٰ سے حاجتیں پوری کروانے کی درخواست کرنا، کسی قسم کی فریاد کرنا یا کسی تکلیف، مصیبت اور مشکل کو حل کرنے کی درخواست کرنا

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 1158
❷ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1241

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا مرادیں مانگنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا اُدْخِلَ النَّارَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی دوسرے کو اللہ کا شریک سمجھ کر پکارا اور اسی حالت میں مر گیا (توبہ نہ کی) وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَجَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا ؟ بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ یہ کہا کرو جو صرف اللہ چاہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 196 قبرستان میں یا کسی مزار پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تَقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 197 قبرستان یا کسی مزار پر نماز پڑھنا یا عبادت کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 198 قبر یا مزار پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں قبر یا مزار بنانا منع ہے۔

مَسئلہ 199 ایسی مسجد جس میں قبر یا مزار ہو، میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ نَهٰى عَنِ الصَّلاَةِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ❹ (صحیح)

❶ كتاب الايمان والنذور ، باب اذا قال ﴿ والله لا تكلم اليوم ﴾
❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث139
❸ كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب صلاة النافلة فى بيته
❹ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحه 211

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلاَّ الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبرستان اور حمام کے علاوہ ہر جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔'' اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِجْعَلُوْا مِنْ صَلاَتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَ لاَ تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور کچھ (نفل) نمازیں گھر میں پڑھا کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثْنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَا اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لاَ تُصَلُّوْا اِلَيْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرْضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❺

---

❶ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث606

❷ كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب صلاة النافلة فى بيته

❸ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحة 211

❹ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى، رقم الصفحة 216

❺ مختصر صحيح بخارى ، للزبيدى، رقم الحديث 671

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں یہ بات ارشاد فرمائی ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ بَطْرَحُ حَـمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ ((وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ پر وفات کی علامتیں ظاہر ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ شدت تکلیف سے اپنی چادر کبھی چہرہ مبارک پر ڈالتے کبھی چہرہ مبارک سے ہٹاتے اور (اس حالت میں) نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ''یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے کردار سے خبردار فرما رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِخَمْسٍ وَ هُـوَ يَـقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَـلِيْلاً كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً وَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً اَلاَ وَ اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَ صَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلاَ فَلاَ تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ روز قبل نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے اور اپنی امت میں سے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ لوگو! غور سے سنو، تم میں سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا کرتے تھے۔ خبردار! میں تمہیں قبروں کو مسجدیں بنانے سے منع کرتا ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ اَخْرِجُوْا يَهُوْدَ اَهْـلَ الْـحِـجَـازِ وَاَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 255

❷ کتاب الصلاۃ ، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائُهُمْ مَسَاجِدَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحيح)

حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات سے قبل) آخری بات یہ ارشاد فرمائی ''حجاز اور نجران کے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور یاد رکھو جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا وہ بدترین مخلوق ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكْهُ السَّاعَةُ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ وَ مَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدِ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَ اَبُوْيَعْلٰى❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی، نیز بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو عبادت گاہ بناتے ہیں۔'' اسے ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيَنِی الْعَبَّاسُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : يَا عَلِیُّ رضی اللہ عنہ ! اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَاِنْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ وَ لَا اُوْصٰى بِنَا النَّاسِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ هُوَ مَغْمِیٌّ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ، فَقَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ ((فَلَمَّا رَاَيْنَا مَا بِهٖ خَرَجْنَا وَ لَمْ يَسْاَلْهُ عَنْ شَیْءٍ)) رَوَاهُ ابْنُ سَعْدِ ابْنِ عَسَاكِرٍ❸ (حسن)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور کہا ''اے علی رضی اللہ عنہ! آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں، اگر ہمارے بارے میں کوئی بات ہو (تو خوب) ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی وصیت فرمادیں گے۔'' چنانچہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا ''یہود پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔'' ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی ''جب ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو واپس پلٹ آئے اور کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا۔'' اسے ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا :

❶ سلسلة الاحاديث ، الصحيحة للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 1132
❷ احكام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحه 217
❸ تحذير المساجد ، للالبانی ، رقم الصفحه 19

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَيْفَ نَبْنِي قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ أَنَجْعَلُهُ مَسْجِدًا ؟ فَقَالَ : اَبُوْبَكْرِ الصَّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ ابْنُ زَنْجَوِيْهِ فِيْ فَضَائِلِ الصَّدِّيْقِ❶

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن روایت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں کہنے لگے ''ہم رسول اللہ ﷺ کی قبر کیسے بنائیں، کیا ہم قبر گاہ کو عبادت گاہ بنالیں؟'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بناڈالیں۔'' اسے زنجویہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں نقل کیا ہے۔

مَسئلہ 200 نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر، نیاز یا منت ماننا منع ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ وَ دَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ)) قَالُوْا : وَ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ ((مَرَّ رَجُلَانِ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لاَ يُجَاوِزُهُ اَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبَ لَهُ شَيْئًا ، فَقَالُوْا لِاَحَدِهِمَا قَرِّبْ ، قَالَ : لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ اُقَرِّبُ ، قَالُوْا لَهُ : قَرِّبْ وَ لَوْ ذُبَابًا ، فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ ، وَ قَالُوْا : لِلْاٰخِرِ قَرِّبْ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ لِاُقَرِّبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دو آدمی ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اس قبیلے کا ایک بت تھا جس پر چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا، چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ اس بت پر چڑھاوا چڑھاؤ۔'' اس نے کہا ''میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں۔'' قبیلے کے لوگوں نے کہا ''تمہیں چڑھاوا ضرور چڑھانا ہوگا، خواہ مکھی ہی پکڑ کر چڑھاؤ۔'' مسافر نے مکھی پکڑ کر اس کی نذر کی، لوگوں نے اسے جانے دیا اور وہ جہنم میں داخل ہوگیا۔ قبیلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا ''تم بھی کوئی چیز اس بت کی نذر کرو۔'' اس نے کہا ''میں اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا۔'' لوگوں نے اسے قتل کردیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

❶ تحذیر المساجد ، للالبانی ، رقم الصفحہ 20
❷ کتاب التوحید ، للامام محمد بن عبدالوھاب ، باب ما جاء فی الذبح لغیر اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسئلہ 201 نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہونا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ کرنا یا کوئی اور عبادت مثلاً طواف وغیرہ کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((أَللّٰھُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ أَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَأَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ ، فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ یَسْجُدَ لَہٗ ، قَالَ : فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ : اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَأَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ فَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ یَسْجُدَ لَکَ ، قَالَ ((أَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ أَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ؟)) قُلْتُ : لاَ ، قَالَ ((لاَ تَفْعَلُوْا)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ ❷

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا، میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے، حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں (یعنی کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا یہ بتاؤ اگر میری قبر پر تمہارا گزر ہو تو کیا میری قبر پر سجدہ کرو گے؟'' میں نے عرض کیا ''نہیں۔'' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ''پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 202 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار پر عرس یا میلہ وغیرہ لگانا منع ہے۔

مَسئلہ 203 مسجد نبوی میں ہر نماز کے بعد درود پڑھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری دینے کا اہتمام کرنا درست نہیں۔

❶ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحہ 216
❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث1783

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ لاَ تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَ حَیْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ.)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود بھیجو گے مجھے پہنچایا جائے گا۔'' اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 204 قبروں یا مزاروں کا مجاور بننا یا برکت حاصل کرنے کے لئے ان پر بیٹھنا منع ہے۔

مَسئلہ 205 قبر یا مزار کی طرف منہ کر کے یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ یَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا کر کھال تک جلا ڈالے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ یَقْعَدَ عَلَیْهِ وَ اَنْ یُبْنٰی عَلَیْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبر پکی بنانے، قبر پر بیٹھنے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 206 قبر یا مزار پر جانور ذبح کرنا، کھانا، شیرینی، دودھ یا چاول وغیرہ تقسیم کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ عَقْرَ فِی الْاِسْلاَمِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ ، وَ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ : كَانُوْا یَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً اَوْ شَاةً❹

❶ فضل الصلاة ، علی النبی ﷺ ، للالبانی ، رقم الحدیث 20
❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 498
❸ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 489
❹ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2759

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام میں قبر پر جانور ذبح کرنا منع ہے۔'' اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔عبدالرزاق نے کہا ''(زمانہ جاہلیت میں) لوگ قبر کے نزدیک گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔'' (یہی عقر ہے)

مَسْئلہ 207 برکت حاصل کرنے، اولاد یا شفا وغیرہ حاصل کرنے کی نیت سے قبر یا مزار پر بال یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَكِيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے (جس چیز سے) کوئی چیز لٹکائی اس شخص کی ذمہ داری اسی چیز کے سپرد کردی جاتی ہے۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 208 کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار کی زیارت کرنے کے ارادے سے سفر اختیار کرنا جائز نہیں۔

مَسْئلہ 209 مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے یا ان مساجد میں نماز پڑھ کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سفر اختیار کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَ مَسْجِدِیْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی جگہ کا سفر اختیار نہ کیا جائے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے

❶ غاية المرام ، للالبانی، رقم الحديث 298
❷ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 260
❸ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 261

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں میری مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار درجہ زیادہ ہے۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قُزْعَةَ ﷺ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلَی الطُّوْرِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تُشَدَّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ النَّبِیِّ ﷺ وَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ دَعْ عَنْكَ الطُّوْرَ فَلاَ تَأْتِهِ)) رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ ❶

حضرت قزعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے طور (پہاڑ) کی زیارت کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگے ''تمہیں معلوم نہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا (زیارت کے ارادے سے) سفر اختیار نہ کرو، لہٰذا طور پر جانے کا ارادہ ترک کردو۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مدینہ منورہ کا سفر زیارت مسجد نبوی ﷺ کے ارادے سے کرنا چاہئے۔البتہ مدینہ منورہ پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 210 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر سلام پڑھنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ فِی الصَّلاَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلاَمُ عَلَی اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلٰی فُلاَنٍ ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلاَمُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلاَةِ فَلْيَقُلْ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے یوں کہا کرتے ''اللہ پر سلام، فلاں پر سلام۔'' ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تو خود سلام ہے، لہٰذا جب تم میں کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ......(ترجمہ) ''ساری زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ

❶ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الحديث 262

❷ کتاب الصلاۃ ، باب التشهد فی الصلاۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدَ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ ، فَقَالَ : أَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ ؓ أَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت نافع ؓ (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ؓ جب سفر سے واپس آتے ہوئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے، قبر مبارک پر آ کر یوں سلام کہتے اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ ؓ ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ یعنی رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام، حضرت ابوبکر صدیق ؓ پر سلام اور میرے والد عمر ؓ پر سلام۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 211 نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی ؓ قَالَ : لَقِيَنِیْ كَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ ؓ فَقَالَ : أَلاَ اُهْدِیَ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ : بَلٰی فَاهْدِهَا لِیْ ، فَقَالَ : سَأَلْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ ؓ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ ؓ ملے اور کہا ''کیا میں تجھے وہ چیز تحفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔'' میں نے کہا ''کیوں نہیں ضرور دو۔'' کعب بن عجرہ ؓ کہنے لگے ہم (صحابہ کرام ؓ) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے گھر والوں پر درود کیسے بھیجیں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یوں کہا کرو'' یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی، بے شک تو بزرگ و برتر ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں تو یقیناً بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ ، للالبانی ، رقم الصفحہ 100
❷ کتاب الانبیاء ، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارت روضۂ رسول ﷺ کے باری میں ضعیف اور موضوع احادیث ❶

① عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی، اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔'' اسے طبرانی، دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اس روایت کی سند میں دو راوی حفص بن سلیمان اور لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں ۔حفص بن سلیمان کو ابن معین رحمہ اللہ نے کذاب، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ابن حران رحمہ اللہ نے کہا ہے وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الصحیحہ والموضوعہ للالبانی، حدیث نمبر 47، جلد نمبر 1

② عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَ لَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ)) رَوَاهُ فِرْدَوْسُ فِیْ مَسْنَدِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔'' یہ حدیث مسند فردوس میں ہے۔

وضاحت : امام ذہبی رحمہ اللہ، امام ابن جوزی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ، للالبانی، حدیث نمبر 45، جلد نمبر 1

③ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَارَنِیْ بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مدینہ آ کر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی، قیامت کے دن میں اس کے حق میں گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، للالبانی، حدیث نمبر 5619، جلد 5

④ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ

❶ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روضۂ رسول کے بارے میں تمام احادیث ضعیف اور ناقابل اعتماد ہیں۔اس لئے صحاح ستہ اور سنن میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔ سلسلہ احادیث الضعیفة والموضوعة ، للالبانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر ،للالبانی ،حدیث نمبر 5618،جلد 5

⑤ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَ صَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كَانَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي الْاٰمِنِيْنَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ارادتاً میری (قبر کی) کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی گواہی اور اس کے لئے سفارش کروں گا ، جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا اللہ قیامت کے دن اسے امن دیئے گئے لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا۔'' اسے بیہقی نے رویات کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ملاحظہ ہو مشکوۃ المصابیح ،للالبانی ،باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ ،الفصل الثالث

⑥ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ زَارَنِيْ وَ زَارَ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ عَامٍ وَاحِدٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وضاحت : امام نووی رحمہ اللہ ،امام سیوطی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے۔ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ ،للالبانی ،حدیث نمبر 46،جلد 1

⑦ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَ زَارَ قَبْرِيْ وَ غَزَا غَزْوَةً وَصَلّٰى عَلَيَّ فِي الْمَقْدَسِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللّٰهُ فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ السَّخَاوِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے حالتِ اسلام میں حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی جہاد کیا ، بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا ، اللہ تعالیٰ فرائض میں کوتاہی کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔'' اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن عبدالہادی رحمہ اللہ ،امام سیوطی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے۔ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ ،للالبانی ،حدیث نمبر 4،جلد 1

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارت قبور سے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① سوموار اور جمعرات کا دن زیارت قبور کے لئے مقرر کرنا۔
② جمعہ کا دن والدین کی قبروں کی زیارت کے لئے مقرر کرنا۔
③ یوم عاشورہ پر زیارت قبور کا اہتمام کرنا۔
④ شعبان کی پندرھویں رات (شب برأت) قبروں پر چراغاں کرنا۔
⑤ قبر یا مزار پر نعت خوانی اور محفل سماع منعقد کرنا۔
⑥ قبر یا مزار پر چراغ، روشنی، اگربتی وغیرہ جلانا۔
⑦ رجب، شعبان، رمضان یا عیدین کے موقع پر زیارت قبور کا اہتمام کرنا۔
⑧ زیارت قبور کے لئے وضو، تیمّم یا غسل کرنا۔
⑨ زیارت قبور کے وقت دو رکعت نفل ادا کرنا۔
⑩ زیارت قبور کے وقت صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (فاتحہ خوانی کرنا)
⑪ زیارت قبور کے وقت سورہ یاسین تلاوت کرنا۔
⑫ زیارت قبور کے وقت گیارہ مرتبہ ''قل ہو اللہ'' پڑھنا۔
⑬ زیارت قبور کے بعد الٹے پاؤں واپس پلٹنا۔
⑭ قبرستان میں یا کسی مزار پر قرآن پاک پڑھنا۔
⑮ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر اپنی حاجتیں لکھ کر رکھنا یا بال کاٹ کر ڈالنا۔
⑯ فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کو وسیلہ بناتے ہوئے درج ذیل قسم کے الفاظ استعمال کرنا یا اللہ بحرمت فلاں یا بجاہ فلاں یا بہ برکت فلاں میری دعا سن لے۔
⑰ اپنے جسم کو قبر یا مزار کی دیوار سے لگانا یا اپنے رخسار قبر سے رگڑنا۔
⑱ عورتوں کا حاملہ ہونے کی نیت سے اپنے جسم کو قبروں سے رگڑنا۔
⑲ اہل قبور کے لئے دعا کرتے وقت منہ قبر یا مزار کی طرف کرنا۔
⑳ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر یہ الفاظ کہنا ''اے فلاں! میرے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔''
㉑ زیارت کرنے والوں کے ذریعے فوت شدہ نبی، ولی یا کسی بزرگ کو سلام بھجوانا۔
㉒ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دوسروں کی طرف سے سورہ فاتحہ پڑھنا۔
㉓ نبیوں، ولیوں، یا بزرگوں کی قبروں کی خاک کو شفا کا موجب سمجھنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(24) نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر چادریں چڑھانا، پھول ڈالنا یا خوشبو لگانا۔

(25) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے پاس دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(26) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر حاضری دینے سے میری صحت، میرا کاروبار ،میری عزت، میرا عہدہ، میری وزارت یا میری صدارت وغیرہ قائم رہے گی۔

(27) یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کے اردگرد درختوں، دیواروں، پتھروں وغیرہ کو اس لئے ہاتھ نہیں لگانا چاہئے کہ اس سے نقصان ہوگا۔

(28) فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعا کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اپنی دنیاوی زندگی کی طرح اب بھی یہ میری گزارشات سن رہے ہیں، میرے احوال، اعمال اور نیت سے واقف ہیں۔

(29) قبر یا مزار کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنا۔

(30) ہر جمعہ کو بقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) کی زیارت کا اہتمام کرنا۔

(31) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد لازماً بقیع کی زیارت کرنا۔

(32) برکت حاصل کرنے کی نیت سے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی جالیوں کو بوسہ دینا، چھونا یا اپنے جسم کو لگانا۔

(33) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر درود و سلام پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرنا۔

(34) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر بجاہ محمد اشفنی یا الله کہنا یا اے اللہ! محمد ﷺ کے صدقے، وسیلے، واسطے، ذریعے میری دعا قبول فرما کہنا۔

(35) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر دعا کرتے وقت الشفاعة یا رسول الله الامان یا رسول الله التوسل بك یا رسول الله وغیرہ کہنا۔

(36) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کا اہتمام کرنا۔

(37) قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی حیات طیبہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہونے والوں کی گزارشات سنتے تھے، اسی طرح میری گزارشات سن رہے ہیں۔

(38) رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اکرم ﷺ، قبر مبارک پر حاضر ہونے والے لوگوں کے احوال واعمال اور نیتوں سے واقف ہیں۔

(39) مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بھجوانا۔

(40) دعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی بجائے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَــابُ اِيْصَـــــالِ الثَّوَابِ

ایصالِ ثواب کے مسائل

مَسْئلہ 212 کافر یا مشرک میت کو ایصالِ ثواب کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔

عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ ﷺ نَذَرَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَ اَنَّ هَشَّامَ بْنَ الْعَاصَ نَحَرَ حِصَّتَهٗ خَمْسِيْنَ بَدَنَةً وَ اَنَّ عَـمْرًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَـنْ ذٰلِكَ ، فَـقَـالَ ((اَمَا اَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ اَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتَ وَ تَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهٗ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں سو اونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی۔ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کرتا پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور خیرات کرتے تو اسے ثواب مل جاتا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 213 نیک اولاد کی دعا، صدقہ جاریہ، اشاعت دین کے کام، مسجد اور مسافر خانہ کی تعمیر کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

عَـنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ قَـالَ : قَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ ((خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهٖ ثَلاثٌ وَلَـدٌ صَـالِحٌ يَدْعُوْ لَهٗ وَ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ يَبْلُغُهٗ اَجْرُهَا وَ عِلْمٌ يُعْمَلُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَالطِّبْرَانِیُّ❷ (صحيح)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی کے مرنے کے بعد اس کی وراثت

❶ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 484

❷ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 198

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے تین چیزیں بہترین ہیں ① نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے ② صدقہ جاریہ، جس کا اجرا سے ملتا رہے۔ ③ اس کو سکھایا ہوا علم جس پر لوگ اس کی موت کے بعد عمل کریں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلاَّ مِنْ ثَلاَ ثَةِ اَشْیَاءٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔ پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، تیسری نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ وَ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَیْتًا لِاِبْنَ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهَرًا اَجْرَهٗ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَ حَیَاتِهٖ یَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)) رَوَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ ❷ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے، اس میں ① وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا ② نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ③ قرآن کی تعلیم ہے جو لوگوں کو سکھائی ④ مسجد ہے جو تعمیر کرائی ⑤ مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور ⑥ وہ صدقہ ہے جو اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا۔ ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد (از خود) ملتا رہتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اَبِیْ مَاتَ وَ تَرَكَ مَالاً وَ لَمْ یُوْصِ فَهَلْ یُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَالنِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ''میرا باپ وصیت کئے بغیر فوت ہو گیا ہے اور مال چھوڑا ہے، میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ معاف ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں!'' اسے احمد، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1001
❷ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 198
❸ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3413

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷛ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ اَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ !)) قُلْتُ : فَأَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ ((سَقْيُ الْمَاءِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❶ (حسن)

حضرت سعد بن عبادہ ﷛ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں!" حضرت سعد بن عبادہ ﷛ نے دریافت کیا "کون سا صدقہ بہتر ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "پانی پلانا" اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 214 اولاد کے نیک اعمال کا ثواب نیت کئے بغیر از خود والدین کو پہنچتا رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَ اِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهٖ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحيح)

حضرت عائشہ ﷝ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے پاکیزہ تر کھانا جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی (ہاتھوں کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 215 دعا میت کے لئے نفع بخش ہے۔

مَسْئلہ 216 میت کے لئے زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ ((اِنِّي اُمِرْتُ اَنْ اَدْعُوْلَهُمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❸ (صحيح)

حضرت عائشہ ﷝ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور اہل بقیع کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت عائشہ ﷝ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اہل بقیع کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلاَّ كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلَ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ اِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ❶

❶ صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3425
❷ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1738
❸ احكام الجنائز ، للالبانى ، رقم الصفحة 189

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، بے شک اہل دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مُردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ ! اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ عزوجل جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ تو آدمی عرض کرتا ہے ''یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 217 میت کی طرف سے فرضی روزے رکھنے باقی ہوں اور ورثاء روزے رکھیں تو میت کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَیْهِ صِیَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ اَبُوْدَاؤٗدَ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث روزے رکھے۔'' اسے بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 218 میت کی مانی ہوئی شرعی نذر اولاد پوری کر دے تو میت کو اس کا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ﷺ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ ، تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاقْضِهٖ

❶ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2355
❷ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2354
❸ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 949

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ماں کی نذر کے بارے میں سوال کیا جسے پورا کرنے سے پہلے وہ فوت ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنی ماں کی طرف سے تم نذر پوری کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نذر خلاف شرع ہو تو پوری نہیں کرنی چاہئے۔

مَسْئله 219 میت کی طرف سے ورثا یا کوئی اور قرض ادا کرے تو قرض ادا ہو جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُتِیَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَیْهِ دَیْنًا)) قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ رضی اللہ عنہ : هُوَ عَلَیَّ ، قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ : بِالْوَفَاءِ ، فَصَلّٰی عَلَیْهِ ۔ رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو اس پر قرض ہے (لہٰذا میں نماز نہیں پڑھوں گا)'' حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''قرض میرے ذمہ رہا۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنا وعدہ وفا کرو گے؟'' حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''پورا کروں گا۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 220 میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو اس کا ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُضَحِّیَ ، اشْتَرٰی كَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْءَیْنِ فَذَبَحَ اَحَدُهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ ، لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِیْدِ ، وَ شَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ ، وَ ذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے موٹے، تازے، سینگ والے، چتکبرے اور خصی۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1003
❷ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1851
❸ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2531

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 221 مرنے والے پر حج فرض ہو یا مرنے والے نے حج کی نذر مانی ہو اور اس کے ورثاء میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے تو فرض یا نذر پوری ہو جاتی ہے۔

مَسئلہ 222 میت کی طرف سے حج یا عمرہ کیا جائے تو ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ أَفَاَحُجَّ عَنْهَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ ! حُجِّيْ عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً ؟ أَقْضُوْا دَيْنَ اللّٰهِ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہاں! اس کی طرف سے حج ادا کرو (یعنی اسے ثواب مل جائے گا) اور ہاں سنو! اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا، تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟'' اس نے کہا ''ہاں!'' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ کا قرض (یعنی نذر) ادا کرو، کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایصال ثواب کے متعلق وہ امور جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں

① میت کو ثواب پہنچانے کے لئے پہلے دن، تیسرے دن (رسم قل) ساتویں دن، دسویں دن، چالیسویں دن، کھانے کا اہتمام کرنا۔
② قل پر آنے والوں میں کپڑے تقسیم کرنا۔
③ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ہر جمعرات کھانا تقسیم کرنا۔
④ سال پورا ہونے پر کھانا تقسیم کرنا۔

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 896

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ مرنے والے کا اپنے یوم وفات پر کھانا کھلانے یا قرآن خوانی کرانے کی وصیت کرنا۔

⑥ اجرت یا بلا اجرت قرآن خوانی کرانا یا نفل پڑھوانا۔

⑦ میت کا اپنی جائیداد سے قرآن خوانی کروانے یا کوئی دوسری غیر مسنون عبادت (نوافل وغیرہ) کروانے کے لئے رقم دینے کی وصیت کرنا۔

⑧ میت کی طرف سے شعبان، رجب اور رمضان میں خاص طور پر صدقہ، خیرات کرنے یا کھانا تقسیم کرنے کا اہتمام کرنا۔

⑨ برسی منانا اور برسی کے موقع پر قرآن خوانی کروانا، کھانا یا مٹھائی تقسیم کرنا۔

⑩ قرآن پڑھ کر ثواب مُردوں میں تقسیم کرنا

⑪ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا، پانچ آیات تلاوت کرنا، چنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔

⑫ آیت کریمہ کی رسم (چادر بچھا کر گٹھلیوں پر سوا لاکھ مرتبہ ''بسم اللہ'' یا ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا) ادا کرنا۔

⑬ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ختم دلانا۔

⑭ تدفین کے دن ہفتہ وار قبر پر جا کر صدقہ، خیرات کرنا یا مٹھائی یا دودھ وغیرہ تقسیم کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ